ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار (رجسٹر نمبر اول ۶)

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ عا شش ماہی عہ
۲۔ امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ
علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا
ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

نور

KHILAFAT LIBRARY

۱۷ جنوری ۱۹۱۶ء
۳۔ فروری ۱۹۱۶ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووان | نمبر ۸-۷

مرہم عیسےٰ کیا ہے؟ ایک نادر نسخہ ہے۔ ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا ہے۔ اسکی عمدہ تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ تم بھی ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ کی یادگار ہے۔ ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں جلد ہائے کے لیے مفید ہے۔ اور ہر قسم کے زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں دردوں اور خنازیر سرطان طاعون گہاؤ گنج خارش بواسیر جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے وغیرہ کے لئے خصوصیت سے شفا اور لاثانی علاج ہے قیمت ڈبیہ خورد ۱۲ کلاں عہ ۱۰ علاوہ محصولڈاک

روغن کافور: مندرجہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ہے التاثیر اکسیر التاثیر المجرب اور علمی علاج ہے۔ ہیضہ اسہال ہر قسم قے متلی پیچش نکسیر پت معمولی بخار خسرہ چیچک بہار کی چھپاکی خناق نزلہ زکام گلٹا پخا مسوڑوں سے خون بہنا پھولنا ڈاڑھ درد۔ درد پیٹ۔ جوڑوں کا درد۔ خارش یا چہری کٹ جانا۔ مچھر مکھی زنبور وغیرہ جانوروں کا کاٹ لینا حرکت البول سوزش مثانہ بواسیر خونی دردبالی یا عصبی جل جانا یا چھالے پڑنا وغیرہ وغیرہ۔ جو صاحب آزمائیں گے۔ انشاء اللہ تصدیق فرمادیں گے۔ قیمت فی شیشی عہ ۱۰ علاوہ محصولڈاک۔ ❖ **منیجر اخبار نور قادیان۔ ضلع گورداسپور سے طلب کرو** ❖

چند مجرب ادویہ

گولیاں مقوی اعضائے رئیسہ حضرت مسیح موعود کے الہامی نسخہ کے مطابق تیار کی گئی ہیں۔ جو دل و دماغ کیلئے مفید خصوصاً عام کمزوری کیلئے بیحد مفید ہیں۔ جس کے جزو اعلیٰ کستوری مروارید ہیں قیمت ۱۶ گولی عہ ۱۰ ؛ میرے ایک دوست نے اس دوا کو استعمال کیا اور بہت فائدہ اٹھایا۔" ایڈیٹر نور"

سرمہ مقوی بصر: آنکھ کی ہر ایک مرض میں مفید خصوصاً بوڑھوں اور کمزور نظر والوں کے لئے اس کا جزو اعظم میرا ہے۔ قیمت تین روپیہ فی تولہ۔ (عہ ۳)

جریان کی دوا: چوبیس دن کے استعمال سے یہ بیماری بالکل جاتی رہتی ہے۔ سینکڑوں مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپے (عہ ۳)

عبدالجلیل قادیان ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر مقوی دوا

ہمارے ایک معزز دوست نے ایک نہایت ہی عمدہ مقوی دوا تیار کی ہے۔ جس سے بہت سے لوگ فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت صرف عہ ۱۰ روپیہ۔ درخواست معرفت ایڈیٹر نور قادیان ہو۔

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے؟

اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہیں۔ تو صرف ایک ایک نیا خریدار دیدے۔ تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال بہت ہی جلد طے ہو سکتا ہے ❖

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل معاف ❖

(منیجر)

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین صاحب چھپکر شیخ محمد یوسف صاحب کے لئے قادیان سے شائع ہوا۔

صرف ۲۰ جنوری سے لیکر ۲۰ فروری تک نور بک ڈپو کی حیرت انگیز رعائیت

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت بابا نانکؒ :- یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا کھنڈن ورد کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال وقال سے ظاہر کردیا۔ کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے۔ صداقت کا آئینہ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور ہے۔ اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں۔ جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنیوالے چند بہی خواہ اٹھیں۔ جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کردیں۔ امید کہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۵۲ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ اصلی قیمت ۱۲ر اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اب دوسرا ایڈیشن معقول اور مفید اضافہ سے چھپ رہا ہے۔ قیمت ۱۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم :- اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی جسمانی تمدنی ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ وید۔ رامائن مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔

اصلی قیمت ۸ر
رعایتی قیمت ۶ر

آریہ دہرم کا پول :- یہ وہی مختصر بینظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔ قیمت اصلی ۱۰ر رعایتی ۸ر

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی بینظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی :- پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے۔ آج جسکا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت صرف ۸ر پون آنہ

سومنگلا :- ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول جسکا روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن رد تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے برے سے برے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا ہے جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لیکر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا قیمت صرف ۲ر رعایتی ۱ر۔ بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود :- ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی ونقلی نہایت لطیف فلسفیانہ ومنطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔

اصلی قیمت ۶ر
رعایتی ۳ر

تدبیر :- اس وہم کو ملک سے دور کرنے کیلئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور ناول سوال وجواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر ونقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔

قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۳ر

بھارت برکش :- نخل اسلام دہرمپال کا جس میں اسلام پر محض جھوٹے وناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین ودل آزاری کی تھی۔ محققانہ دمور خانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اسمیں آریوں کے جملہ اعتراضوں کا کلیتہً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جاسکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے۔ اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸ - رعایتی ۴ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔

اصلی قیمت فی ار رعایتی ۰ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف جس میں مسیحی مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل حقہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے لئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا ہے۔

اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

نیر اسلام

یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے جس میں مدلل طریقہ کے ساتھ مسیح اور اسلام ازم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلائل اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ نجات دینے والا صرف اسلام ہی ہے۔ کتاب کیا ہے اسلام اور آریہ مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

اصلی قیمت ۵ر
رعایتی ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار "نور" قادیان

سنہ ۱۹۱۶ء
مورخہ ۱۷ جنوری و ۳ فروری

میانی اور بھیرہ کیطرف تبلیغی دورہ

KHILAFAT LIBRARY

جلسہ سے چند روز پہلے برادرم مکرم بابو فخر الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کی خدمت میں لکھا۔ کہ اس طرف تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ اگر آپ شیخ محمد یوسف اڈیٹر نور کو ازراہ کرم اس طرف آنے کی اجازت عطا فرمادیں۔ تو امید کہ انشاء اللہ تعالیٰ سکھوں اور آریوں کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

اس پر حضرت اقدس نے خاکسار کو میانی کی طرف جانیکا حکم دیا۔ جب میں میانمیر پہنچا۔ تو حسن اتفاق سے میرے معزز معزز بھائی بابو فخر الدین کلرک میانمیر سے ہی میانی جانے کے لئے اسی گاڑی میں تشریف لے آئے جس گاڑی میں خاکسار سوار تھا۔ تقریباً ۵ بجے صبح گاڑی میانی پہنچی۔ وہاں چند بھائی ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سٹیشن سے اتر کر پہلے مخدوم محمد صادق صاحب کی مسجد میں نماز صبح ادا کی۔ پھر میانی سے گذرتے ہوئے گھوگھیاٹ پہنچے۔

جب ہم بعد نماز صبح میانی کے بازار سے گذر رہے تھے۔ تو ایک بھائی نے کمال محبت سے مصافحہ کیا دیکھنے سے ہندو معلوم دیتا تھا۔ مگر اخلاص میں مسلمان۔ آخر میرے ساتھیوں نے بتلایا کہ یہ پہلے شمسی ہندو تھے۔ اب تھوڑے دن ہوئے۔ کہ مسلمان بنے ہیں۔ اس روز تو کوئی کارروائی نہ ہونے پائی۔ دوسرے روز مسجد مخدوم محمد صادق میں لیکچر کا انتظام ہوا۔ لیکچر کے انتظام میں وہاں کے ایک تاجر پیشہ شیخ نے افسوس کہ جن کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ خاص حصہ لیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ پہلے روز صرف سکھ مذہب پر لیکچر تھا۔ الحمد للہ کہ حاضرین کی تعداد معقول تھی تقریباً اڑھائی گھنٹہ لیکچر ہوا۔ اختتام لیکچر پر یہ کہا گیا۔ کہ اگر کسی دوست کو کوئی شک وشبہ ہو۔ تو وہ بیشک پیش کر سکتا ہے الحمد للہ کہ کسی کو جرأت نہ پڑی۔ شمسیوں کی تعداد بھی معقول تھی۔ جنہوں نے کمال محبت سے سنا۔ میانی شاہ پور کیطرف شمسیوں کی تعداد معقول ہے۔ اور وہ ویسے تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ اسلامی عقاید سے ابھی ناآشنا ہیں۔ جسکا یہ نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج بے طرح ان کے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ کوئی انجمن آگے بڑھے۔ جو ان خام عقیدہ نومسلموں کو اسلامی عقاید سے آگاہ کرکے بھنور میں گرنے سے بچائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں نے سستی اور کاہلی سے کام لیا۔ تو ان کی آج بھی خیر نہیں۔ اور کل بھی خیر نہیں ہے۔

دوسرے روز اسلام کی صداقت اور آریہ مذہب پر لیکچر تھا۔ پہلے روز کے لیکچر میں لوگوں کو یہ کہا گیا۔ کہ کل کا لیکچر وسط شہر میں ہوگا۔ مگر کسی وجہ سے شہر میں لیکچر کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے خیال تھا کہ شاید دوسرا پتہ دینے کی وجہ سے آج لوگ مسجد میں کم آئیں۔ اور حقیقتاً جب ہم وہاں لیکچر کے لئے پہنچے۔ تو اس وقت ایک آدمی بھی مسجد میں موجود نہ تھا۔ مگر ہمارے جانے پر آناً فاناً میں ہی لوگ جمع ہو گئے۔ اور حاضرین کی تعداد پہلے روز سے بھی زیادہ ہو گئی۔ اور لیکچر کے شروع ہونے پر اس علاقہ کے مسلمانوں کے ذی اثر اور بارسوخ لیڈر مفتی غلام مرتضےٰ صاحب بھی تشریف لے آئے جنہوں نے لیکچر کو کمال محبت سے سنا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر ہوا۔ لیکچر کے خاتمہ پر مفتی صاحب ممدوح نے خاکسار سے مصافحہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ آج آپ کو دیکھ کر صحابہ کرام کا نمونہ یاد آ گیا۔

مفتی صاحب ملنسار اور بہت ہی خلیق ہیں۔ میں برادرم فخر الدین صاحب۔ بنی محمد و غلام حسن اور منشی غلام حیدر خان وغیرہ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جنکی ساعی جمیلہ سے وہاں لیکچروں کا انتظام ہوا۔ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو جزاء خیر دے۔

وہاں سے بھیرہ کے دوستوں نے زور لگایا۔ کہ بھیرہ ضرور چلیں۔ بھیرہ میانی سے کوئی پانچ سات کوس کے فاصلہ پر ہوگا۔ پہلے تو میرا ارادہ وہاں جانیکا نہ تھا۔ مگر اس لئے کہ وہ میرے نہایت ہی پیارے محسن حضرت خلیفۃ المسیح اول کی جنم بھومی تھی۔

اس لئے میرے دل اس سرزمین کو بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ جس نے ایسے خدا کے پیارے کو پیدا کیا۔

دوسرے روز میں اور منشی خادم حسین صاحب بھیروی دونو صبح کی گاڑی بھیرہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ کا مکان سٹیشن سے بہت قریب تھا اس لئے میں تو ان کے مکان پر ہی ٹھہر گیا۔ اسی روز قاضیاں والی مسجد میں دوستوں نے لیکچر کروایا۔ حاضرین خدا کے فضل سے بہت تھے۔ سکھ صاحبان بھی پہنچ گئے۔ لیکچر کے بعد دوستوں کو موقعہ دیا گیا۔ مگر الحمد للہ کہ کسی کو جرأت نہ پڑی۔ لیکچر کے بعد میں اپنے نہایت ہی پیارے محسن حضرت خلیفۃ المسیح اول کا مکان دیکھنے کو دل چاہا۔ منشی خادم حسین صاحب اور ایک دو اور دوستوں کی معرفت حضرت اقدس کا مکان دیکھا۔ اس محلہ کی مجھے ہر ایک چیز پیاری معلوم دیتی تھی ؎

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ ایں چہ سود
گفت گاہے ایں سگ در کوئے لیلا رفتہ بود

دوسرے روز علی الصبح آنے کی تیاری تھی۔ مگر گاڑی سے رہ گیا اس لئے دوسرے روز لیکچر کروانے کا دوستوں کو اور موقعہ مل گیا۔ دوسرے روز بھی کل والی مسجد میں ہی لیکچر کا انتظام ہوا اگرچہ اس روز بوندا باندی شروع تھی۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے حاضری کافی ہو گئی۔

مستری احمد الدین صاحب و ڈاکٹر محمد امین صاحب اور منشی خادم حسین صاحب نے لیکچر کروانے میں خاص ساعی اور کوشش سے کام لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی روز رات کو میں گاڑی میں سوار ہوا۔ صبح کے وقت وہ گاڑی لاہور پہنچ گئی۔ اس دن لاہور آرام کیا۔ دوسرے روز صبح ۱۰ بجے کی گاڑی لاہور سے سوار ہوا۔ جو ۱۲ بجے کے قریب امرتسر پہنچی۔ میں گاڑی سے اتر کر پلیٹ فارم سے کچھ چیزیں خریدنے لگا۔ پڑا۔ اتنے میں گاڑی روانہ ہو گئی یہ جا وہ جا دیکھتے دیکھتے رفتار اس قدر تیز ہو گئی۔ کہ

ایسی تیز رفتاری کی حالت میں گاڑی پر سوار ہونا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا تھا۔ اس گاڑی میں میرا تقریباً نوے سو روپیہ کا سامان تھا۔ اور سکھوں اور آریوں کے متعلق بہت سی کتابیں تھیں۔ جن پر سالہا سال محنت کر کے نشانات لگائے ہوئے تھے۔ اور لطف کی بات یہ کہ میری بہت سی چیزیں بورڈ پر بکھری پڑی تھیں۔ میں حیران تھا۔ کروں تو کیا کروں۔ آخر امرتسر سے سٹیشن ماسٹر بٹالہ کو تار دی۔ کہ فلاں گاڑی سے میری فلاں فلاں چیزیں اتار لیں۔ مگر چیز کس کو آئے۔ اس کے بعد رات کو ۱۱ بجے بٹالہ کو گاڑی جاتی تھی گویا پورے دس گھنٹہ امرتسر کے پلیٹ فارم پر ٹہل ٹہل کر آنکھوں میں گذارنا پڑا۔ میرے دیکھتے دیکھتے کئی گاڑیاں آئیں۔ اور کئی چلی گئیں۔ کئی دوست ملے۔ میں پلیٹ فارم پر بنچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ میرے پاس برادرم مستری مہرالدین بھی بیٹھ گئے۔ اور اسی بنچ پر ایک آریہ انسپکٹر پولیس بھی تھا۔ کسی طرح سے اُسے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ یہ پہلے ہندو تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ اُس آریہ انسپکٹر نے مجھے یہ کہا۔ کہ اب تو تم سیدھے بہشت میں چلے جاؤ گے۔ میں نے اُسے یہ کہا۔ کہ ہمارے ہاں خالی ایمان لانے سے کوئی بہشت میں نہیں جا سکتا۔ جب تک اعمال صالحہ نہ بجا لائے۔

پھر مجھے کہنے لگا۔ کہ تم نے اپنے بڑوں کے نام کو کلنک لگایا۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں نے اپنے بڑوں کا نام روشن کیا۔

انسپکٹر پولیس۔ وہ کیسے؟

میں۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے احکام پر کاربند ہو کر۔

انسپکٹر۔ وہ کس طرح؟

میں۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔

تیئیے حرف قرآن دے تیئیے سپارے کیں
تسو چہ پنڈ نصیحتاں سن کر کرو یقین

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ قرآن شریف کے تیس حروف ہیں۔ اور تیس ہی پارے ہیں۔ اس میں لاانتہا نصیحتیں ہیں۔ اے سننے والو۔ ان نصائح کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نہ نکال ڈالو۔ بلکہ اس پر ایمان لاؤ۔

انسپکٹر آریہ۔ باوا صاحب نے تو وید مقدس کی بھی تعریف فرمائی ہے۔ تم ویدوں پر کیوں نہ ایمان لائے؟

میں۔ باوا صاحب ویدوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہرنام چیت نہ آوئی نہ ہنج گھر موے داس

میں اسکا ترجمہ بھی نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ یہ سنکر آریہ انسپکٹر کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ حیران پریشان سا رہ گیا۔ اسی اثنا میں انکی گاڑی آ گئی۔ آریہ انسپکٹر اور بھائی مہرالدین تو گاڑی پر سوار ہو گئے۔ میں پھر اپنی بقیہ سزا کے چار گھنٹے گن گن کر گذارنے لگا۔ خدا خدا کر کے رات کے ۱۰ بجے۔ اور وہ گاڑی آئی جس کی انتظار میں آنکھیں بھی پتھرا گئی تھیں۔ حسن اتفاق سے چوہدری مولاداد خان سب انسپکٹر پولیس گورداسپور مجھے مل گئے۔ جن کے ساتھ باقی وقت کچھ آرام سے گذرا۔ خدا خدا کر کے رات کے ۱۲ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سٹیشن ماسٹر صاحب کی مہربانی سے تمام سامان بٹالہ سٹیشن پر محفوظ پایا۔ غرضیکہ اسطرح سے یہ تکلیف کی گھڑیاں کٹیں۔ جنکا انجام راحت اور خوشی ہوا۔ دوسرے روز صبح دارالامان پہنچا۔

KHILAFAT LIBRARY

آریوں اور مسلمانوں کے جھگڑے کی اپیل کا فیصلہ

پچھلے سال آریہ سماج کے پرچارک مہاشے دھرم بیر نے جھانسی میں کچھ پبلک لیکچر دیکر ان میں مذہب اسلام کی توہین کی تھی جس سے دنگہ فساد کی نوبت پہنچی۔ اس پر دس مسلمانوں کو چھ چھ ہفتہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے ان سے ضمانت لئے جانے کا حکم دیا تھا۔ ملزمان کے ہائی کورٹ الہ آباد میں اپیل کرنے پر اب اُن کی سزا کم ہو کر ایک ایک ماہ کی رہ گئی ہے۔ اس اپیل کے فیصلے میں فاضل جج صاحب نے ذکر کیا ہے۔ کہ اس لیکچر میں جو زبان استعمال کی گئی ہے اگر بہت نرمی سے بھی اُس کا ذکر کیا جائے۔ تو پرلے درجہ کی خلاف قانون اور نہایت اشتعال انگیز ہے"۔

آریہ سماج نے چیلنج دیکر بحث سے انکار کر دیا

ستمبر میں خاکسار کو سڑوعہ ضلع ہوشیارپور کی انجمن احمدیہ نے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے بلایا۔ میں نے خدا کے فضل سے کمال محبت اور عمدگی سے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کا حق ادا کیا۔ اس وقت سکھوں نے تو آمنے سامنے گفتگو کر کے اپنی تسلی کر لی۔ مگر آریہ دوستوں نے باوجود موقعہ دینے کے بھی اس وقت فائدہ نہ اٹھایا۔

اب یکم و ۲ جنوری کو آریہ سماج روڑ مزارعہ کا جلسہ تھا پہلے تو آریہ سماج نے اپنے پروگرام میں جلی حروف سے یہ لکھا۔ کہ مسلمان سکھوں اور سناتنیوں کو جو بھی آریہ سماج سے بحث کرنا چاہے۔ ہم اُسے موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اثناء جلسہ میں ہم سے بحث کر کے ویدک دھرم سے اپنا شک و شبہ دور کرے۔

یہ اشتہار عام طور پر سڑوعہ کے احمدیوں کے دروازوں پر بڑے باجے گاجے کے ساتھ لگایا گیا۔ اور ساتھ ہی احمدیوں کو مخاطب کر کے یہ کہا گیا۔ کہ اب آپ اپنا کوئی آدمی آریہ سماج سے بحث کے لئے منگواؤ۔ اور اگر آپ کے پاس خرچ نہیں ہے۔ تو آپ کے آدمی کے آنے جانیکا خرچ بھی ہم اپنی ہی گرہ سے دیدینگے۔ یہ سنکر سڑوعہ کے احمدیوں نے فوراً ایک آدمی حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ کہ اس طرح آریہ سماج نے چیلنج دیا ہے۔ حضور از راہ کرم آریہ سماج کے مقابلہ کے لئے کسی آدمی کو بھیجیں۔ حضور والا نے خاکسار کو حکم دیا۔ اور خاکسار کے ساتھ حافظ جمال احمد صاحب کو بھی فرمایا۔ ہم دونوں رات کے ۹ بجے نواں شہر پہنچ گئے۔ رات بھر تو سرائے میں آرام کیا۔ صبح جب ہم نماز پڑھ کر بیٹھے۔ تو سڑوعہ کے دوست گاڑی لیکر سرائے میں پہنچ گئے۔ اور ہم اسی وقت گاڑی پر سوار ہو کر ۱۱ بجے کے قریب سڑوعہ پہنچ گئے۔ وہاں کھانا کھانے کے بعد ہم فوراً روڑ مزارعہ جو سڑوعہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے

KHILAFAT LIBRARY

اور جس جگہ آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ گئے۔ ہمارے آنے کی خبر پاکر گردو نواح کے گاؤں کے لوگ بکثرت جمع ہو گئے۔ ہم نے روڑ مزارعہ پہنچ کر فوراً حسب ذیل خط پردھان آریہ سماج روڑ مزارعہ کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ تسلیم!

"بموجب آپکے اعلان کے کہ جو بھائی ویدک دھرم کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ ان کو شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا جائیگا۔ عرض ہے کہ ہم بعض ویدک امور کے متعلق تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ براہ کرم مطلع فرمادیں۔ کہ آپ کسقدر وقت دیں گے۔ اور ہم کس وقت آپ کے پنڈال میں پہنچ جائیں" آپ کا خیر خواہ۔ عبدالغفور خان امین انجمن احمدیہ (سٹروعہ)

یہ خط ۱۲ بجے کے قریب آریہ سماج روڑ مزارعہ کے پردھان کے پاس بھیجا گیا جس جگہ ہم اترے ہوئے تھے۔ وہاں سے آریہ سماج کا پنڈال زیادہ سے زیادہ ۵۰ قدم کے فاصلہ پر تھا۔ ۲ بجے کے خط کا جواب آریہ سماج کی طرف سے ٹھیک ۳½ بجے ہمیں حسب ذیل ملا۔

شریمان عبدالغفور خان امین انجمن احمدیہ قصبہ سٹروعہ

نمستے۔ آپکے خط کے جواب میں نویدن ہے کہ پروگرام میں آج ہم نے شنکا سمادھان کے لئے وقت نہیں رکھا ہے۔ بہتر تھا۔ کہ آپ پہلے بذریعہ تحریر وقت کا فیصلہ کر لیتے۔ تاکہ ہم بھی پروگرام کے مطابق اس کے لئے وقت رکھتے۔ اگر آپ آریہ سماج کے ساتھ شاستر ارتھ کرنا چاہیں۔ تو تاریخ جگہ۔ وقت اور مضمون وغیرہ ہمارے ساتھ نشچت (مقرر) کر لیں۔ ہم تیار ہوں گے پولیس کا انتظام آپ کے سپرد ہوگا" آپ کا شبھ چنتک

لبھو رام پردھان آریہ سماج

پھر اس کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ پردھان آریہ سماج روڈ مزارعہ۔ تسلیم!

آپ نے اپنے پروگرام میں یہ لکھا ہے۔ کہ جو بھائی ویدک دھرم کے متعلق دریافت کرنا چاہیں۔ ان کو شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا جائیگا۔ آپنے اپنے پروگرام اور اشتہار میں شنکا سمادھان کے لئے کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں فرمائی۔ آپ کا اشتہار وضاحت اور صراحت سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ ایام جلسہ میں یعنی از یکم تا ۳ جنوری کی تاریخوں میں شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا جائیگا۔ آپ نے شاستر ارتھ کے لئے کسی خاص تاریخ کا تعین نہیں کیا ہم نے آپکے لکھنے اور کہنے کے مطابق دور دراز فاصلہ سے اپنے آدمیوں کو بلایا۔ مگر آپنے ایفاء عہد سے انکار کر دیا۔ جو ایک مذہبی آدمی کی شان سے بعید ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ اپنے وعدہ کا ایفاء کر کے اسقدر مخلوق کو جو آپ کی اور ہماری گفتگو سننے کے لئے اپنے ضروری سے ضروری کاموں کو چھوڑ کر جمع ہوئی ہے۔ اور ہمکو شکریہ کا موقع دیں گے۔

آپ کا خیر خواہ عبدالغفور خان امین انجمن احمدیہ سٹروعہ

دو گھنٹے تک جواب کا انتظار کیا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا۔ آخر یاددہانی کے لئے پردھان سماج کو یہ رقعہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ پردھان آریہ سماج روڑ مزارعہ۔ دوسرا رقعہ بھیجے ہوئے دو گھنٹہ کے قریب ہو گیا۔ مگر ابھی تک جناب کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ براہ کرم بدیدن رقعہ ہذا جواب سے مشکور فرمادیں۔ آپکا عبدالغفور امین انجمن احمدیہ سٹروعہ۔

اس رقعہ کا آریہ سماج کی طرف سے یہ جواب ملا۔

شریمان عبدالغفور خان امین انجمن احمدیہ سٹروعہ۔

نمستے۔ آپ کے رقعہ کے جواب میں نویدن ہے۔ کہ ہم وقت نہیں دے سکتے۔ اگر علیحدہ کسی تاریخ پر شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو تاریخ جگہ وقت اور مضمون وغیرہ ہمارے ساتھ نشچت (مقرر) کر لیں۔ ہم اپنے پنڈتوں کو لیکر اس جگہ پہنچ جاویں گے۔ پولیس کا انتظام آپ کے سپرد ہوگا۔

آپکا شبھ چنتک لبھو رام پردھان آریہ سماج۔

یہ ایک حیرانی کی بات ہے۔ کہ پہلے آریہ سماج روڑ مزارعہ نے خود ہی اپنے اعلان میں مسلمانوں عیسائیوں سکھوں سناتنیوں وغیرہ کو مدعو کیا۔ کہ اگر کسی شخص کو آریہ سماج سے شاستر ارتھ کرنا ہو۔ تو کرے۔ پھر احمدیوں کے گھروں میں جاکر اشتہار چسپاں کئے۔ اور احمدیوں کو خصوصیت سے یہ کہا گیا۔ کہ اب موقعہ ہے۔ تم ہمارے ساتھ شاستر ارتھ کے لئے کسی آدمی کو بیشک بلاؤ۔ اگر کرایہ تمہارے پاس نہیں ہے۔ تو وہ بھی ہم اپنی گرہ سے دیدیں گے۔ یہ سنکر انجمن احمدیہ سٹروعہ نے اشت نہ ہوا۔ انہوں نے فوراً آدمی قادیان بھیجا۔ اور حضرت خاکسار کو بلایا۔ مگر وہاں پہنچکر آریہ سماج نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے یہ سمجھ کر کہ اب وقت کا ہرج بھی ہوا۔ پرچہ بھی لیٹ ہوا۔ بہتر ہو۔ کہ کچھ کرتے ہی چلیں۔ اور ہمارے دوستوں کی یہ حجت ہی نہ رہے۔ کہ ہم نے اپنے ہاں انتظام نہیں کروایا۔ یہ سوچ ہم نے فوراً یہ خط آریہ سماج روڑ مزارعہ کے پردھان کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ! تسلیم۔

"بموجب آپ کے اعلان کے ہم شنکا سمادھان کے لئے حاضر ہوئے یکے بعد دیگرے تین رقعات لکھے مگر آپ نے وعدہ ایفاء سے گریز کیا۔ آپ کی خواہش کے مطابق کل ہم سٹروعہ میں تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور بموجب ارشاد آپ کے ہم کل علی الصبح پولیس کو اطلاع دیکر ۱۲ بجے کے قریب مفصل جواب دیں گے اگر پولیس کی طرف سے خاطر خواہ جواب آیا۔ تو امید کہ آپ ہمارے اطلاع ملنے پر تشریف لاکر اپنے وعدہ کے مطابق تبادلہ خیالات سے ہمیں مشکور فرمادیں گے"۔

(عبدالغفور امین انجمن احمدیہ سٹروعہ)

مگر افسوس کہ آریہ سماج نے یہ بات بھی منظور نہ فرمائی ہمارے آدمیوں کو اور خود ہمیں خواہ مخواہ کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ گھر سے نکلے۔ اخبار بھی لیٹ ہوا۔ مگر محنت ٹھکانے نہ لگی۔ آخر دوسرے روز ہم نے خود اپنے ہاں انتظام کیا۔ اشتہارات سٹروعہ میں چسپاں کئے گئے۔ خدا کے فضل سے وقت پر حاضری کافی سے بڑھ کر ہو گئی۔ غیر احمدی اور سناتنی کثرت سے تھے۔ پہلے حافظ جمال احمد صاحب کا وعظ ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے پہلے آریہ سماج کے متعلق ستیارتھ پرکاش رگ وید بھاش۔ یجر وید۔ اور سنسکار ودھی کے حوالجات سے اس امر کو مبرہن اور آشکارہ کر دیا۔ کہ نجات یا مکتی جو اعلیٰ دھرم کا اعلیٰ پھل ہونا چاہیئے۔ وہ آریہ سماج میں ہمیں میسر نہیں آتی۔ کیونکہ جو راہ ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید بھاش۔ یجر وید وغیرہ میں حصول مکتی کے لئے بتلائی گئی ہے۔ وہ بجائے مکتی کے قریب لانے کے مکتی سے بعد کا

موجب ہے۔ پھر اس کے بعد گرنتھ جنم ساکھی۔ واراں بھائی گورداس جی۔ وغیرہ کے مسلم حوالجات سے اس امر کو اظہر اور آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے گرویدہ تھے۔ یہ لکچر ابھی پورا نہیں ہونا پایا تھا۔ کہ دو سکھ صاحبان بھی آگئے۔ انھوں نے لکچر سنا۔ اور ایک ساٹھ سالہ سکھ بزرگ نے میرے لکچر کے متعلق کچھ بولنے کی خواہش ظاہر کی۔ جو بخوشی اجازت دیگئی۔

سکھ سردار نے کہا۔ کہ اگر باوا صاحب مسلمان تھے۔ تو ان میں مسلمانوں کے کون کون سے نشانات پائے جاتے تھے۔ جواب میں عرض کیا گیا۔ کہ ایک مسلمان کے لئے توحید۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا پابند ہونا ضروری ہے۔ حضرت باوا صاحب ان سب اصولوں کے دل وجان سے معتقد تھے۔ چنانچہ ایک ایک اصول کے متعلق گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ سے متعدد حوالجات دیئے گئے۔ ان بیّن حوالجات کو سنکر حضار مجلس سے ایک ہندو پھلا نامی نے سکھ بحث کنندہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مسلمان بحث کرنے والے نے تو ایک اور ایک دو کی طرح حضرت باوا صاحب کو مسلمان ثابت کر دیا۔ آپ ہندو ہی ثابت کر دیں۔ دوسرے ہندو نے سکھ بحث کنندہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ بہتر ہو آپ مولوی صاحب سے معافی مانگ لیں۔ بغیر اس کے چھٹکارہ مشکل ہے۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے خاص ظفر و نصرت عطا فرمائی۔ اور دوستوں کے چہرے مارے خوشی کے خنداں تھے۔ دوسرے روز ۱۰ بجے کے قریب ہم بطرف قادیان روانہ ہوئے۔ راستہ میں جناب حاجی چوہدری غلام احمد خان کے پاس کریام ٹھہرے چوہدری صاحب احمدیت کا ایک زندہ نمونہ ہیں۔ ان کی باتوں سے دل بہت خوش ہوا۔ اور دوسرے روز علی الصبح نواں شہر سے بطرف بٹالہ روانہ ہوئے۔ اور ۵ بجے کے قریب وارد دارالامان وارد ہوئے۔ الحمد للہ کہ یہ سفر کمال خوشی اور خیریت سے کٹا ؛

گیلی پولی خالی کیا گیا۔ ۱۰۔ جنوری کو پارلیمنٹ میں مسٹر ایسکوئتھ نے راس ہلیس (گیلی پولی) سے ایک آدمی بھی ہلاک ہونے کے بغیر برٹش فوج کے واپس آجانے پر اظہار شکریہ کیا ؛

نوٹ۔ زکات۔ رائین

KHILAFAT LIBRARY

پنجاب کا ہوائی جہازوں کا بیڑا شہنشاہ معظم کی منظوری اور خوشنودی

حضور لاٹ صاحب پنجاب نے ذیل کی خط وکتابت کو شائع کرنے کی اجازت دی ہے جو پنجاب کے مسلح ہوائی بیڑے کے متعلق حضور کمانڈر انچیف کے ساتھ ہوئی ہے۔ ہز آنر فرماتے ہیں۔ کہ اس تجویز کا امید سے بڑھ کر خیر مقدم کیا گیا۔ اسوقت تک ۱½ لاکھ روپے سے اوپر چندہ وصول ہو چکا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پنجاب صرف اسی بات پر قانع نہیں ہے کہ اس نے ہندوستانی فوج کی نصف جمعیت میدان جنگ کے لئے مہیا کی ہے۔ اور وہ جنگ میں دوسرے طریقوں سے بھی عملی مدد دینے پر آمادہ ہے ؛

ہز آنر نے حضور کمانڈر انچیف کو ایک چٹھی ۱۸۔ دسمبر کو بدیں مضمون لکھی تھی ؛

پنجاب کے ان باشندوں نے جو سلطنت کی حفاظت میں ایکٹو حصہ نہیں لے سکتے۔ اور اپنی وفاداری اور عقیدت کا ہز میجسٹی کے ساتھ اظہار کرنے کے متمنی ہیں۔ اور جنگ میں عملی امداد دینے کے مشتاق انھوں نے اپنی مرضی سے ایک فنڈ جاری کیا ہے۔ کہ یور ایکسیلینسی کی وساطت سے ایک مسلح ہوائی جہازوں کا بیڑا ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کریں۔ ہر ایک ہوائی جہاز کا نام پنجاب کے ایک دریا کے نام پر رکھا جائیگا۔ پنجاب کے بعض والیان ریاست نے اگرچہ وہ امپیریل ڈیفنس میں معقول طور پر مدد دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں شامل ہونے کی خواہش کی اور ولیعہد ریاست جموں وکشمیر نے بڑی فیاضی دکھلائی ہے ان حالات میں ریاستوں کے چندہ کے ہوائی جہازوں کے نام چندہ دہندگان کی مرضی کے موافق رکھے جائیں گے ؛

اس بیڑہ میں جو ہز میجسٹی کی نذر کیا جائیگا۔ امید ہے جدید ساخت کے ہوائی جہازوں سے کم نہوں گے۔ اور ممکن ہے کہ یہ تعداد زیادہ ہو جائے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ ہز میجسٹی کی منظوری اور فوجی ضروریات کے لحاظ سے یہ بیڑہ اُن میدانہائے جنگ میں استعمال کیا جائے۔ جہاں جہاں ہندوستانی فوج خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور جنگ کے بعد گورنمنٹ ہند کے حوالہ کر دیا جائے۔ فنڈ کے مربی کی حیثیت سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ پنجاب کے ہر ایک فرقہ کی وفادار رعایا نے جو یہ بیڑہ نذر کرنا چاہا ہے۔ آپ ہز میجسٹی کی مرضی مبارک کے معلوم کرنے کی تدابیر اختیار کریں ؛

اس کے جواب میں حضور کمانڈر انچیف نے ۷ جنوری کو رقم فرمایا۔ کہ پنجاب کے ہوائی بیڑہ کی تجویز کا ذکر صاحب وزیر ہند نے شہنشاہ معظم سے کیا ہے۔ اب مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں یور آنر کو مطلع کروں۔ کہ ہز میجسٹی نے اس پیش کش کو بڑی خوشی سے قبول فرمایا ہے۔ اور ہدایت کی ہے۔ کہ یور آنر کی وساطت سے ہز فرقہ کے ان وفادار باشندگان پنجاب تک جو اس فیاضی کے ساتھ ہوائی بیڑہ کے لئے چندہ دے رہے ہیں۔ ہز میجسٹی کا شکریہ پہنچا دیا جائے۔ نیز والیان ریاست پنجاب اور ولیعہد کشمیر تک جو نے اس خدمت میں حصہ لیا۔ جو لوگ اس مسلح ہوائی بیڑہ میں حصہ لے رہے ہیں فوج کی ایسی قیمتی امداد کرنے میں وہ جنگ میں عملی پہلو سے مدد پہنچا رہے ہیں۔ ہز میجسٹی نے یہ بھی منظور فرمالیا ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کا نام اسی طرح پر رکھا جائے جو یور آنر نے بتلائے ہیں۔ اور میدانہائے جنگ میں استعمال ہونے کے بعد یہ جہاز گورنمنٹ ہند کے سپرد کر دیئے جائیں ؛

اہل پنجاب کے لئے یہ بڑی مسرت کا موقع ہے کہ ان کے ناچیز تحفہ کو شہنشاہ معظم نے بطیب خاطر قبول فرمایا۔ اور ان کی عقیدت اور وفاداری کے جذبہ کی داد دی۔ اور یہی اس مالی قربانی کا مدعا تھا کہ ہز میجسٹی پر اپنی سچی عقیدت کا اظہار کیا جائے ؛

دیسی زبانوں میں اخبار نویسی کا پایہ ہمعصر ہندوستان نے یہ بالکل درست لکھا ہے۔ کہ ہمارے ہاں ابھی تک اخبارات کے صرف یہ معنے سمجھے گئے ہیں۔ کہ اپنے دوستوں اور ہمخیال لوگوں کی تعریفیں کرنا اور آسمان پر چڑھانا اور جن سے اختلاف رائے ہو۔ ان کی ممکن سے ممکن سخت الفاظ میں مذمت کرنا ہے۔ روٹر کی تار خبریں انگریزی اخبارات سے اور ان کے ہزارہا روپیہ کے قیمتی مضامین اور خبروں کے صرف ترجمہ کر لینے سے مالک بن جانا اور انکو بطور اپنی حاصل کردہ خبروں اور خیالات کے پیش کر دینا گویا بڑا بھاری کمال ہے اگر انگریزی اخبارات ایک ہفتہ کے لئے بند ہو جائیں تو اردو اور ہندی اخبار سوائے کہانیوں یا غزلوں کے کچھ نہ لکھ سکیں کئی ایک مثالیں ملتی ہیں کہ محض طمع موہوم خیال سے ورنیکلر اخبارات ضمیر فروشی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور محض جھوٹی شہادت حاصل کرنے کے غرض سے لچر سے لچر آدمیوں کی شان میں قصیدے شائع کر دئے جاتے ہیں۔ اور جس کو دو سطریں صحیح لکھنی نہ آتی ہوں۔ اُسے فیضی یا ابوالفضل ثانی کے لقب سے یاد کرنے میں ذرا ندامت محسوس نہیں کی جاتی ؛

شذرات

استحصال بالجبر کی کوشش

بمبئی کے ایک کانسٹبل نے ایک شخص پر شراب خوری کا بے بنیاد الزام لگا کر استحصال بالجبر کی نیت سے اس کو حوالات میں محبوس رکھا۔ اس کی پاداش میں زیر دفعہ ۳۲۰ تعزیرات ہند سپاہی کا چالان کیا گیا۔ لیکن ایڈیشنل جج نے جن کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا۔ ملزم کی نوجوانی اور ناتجربہ کاری کو مدنظر رکھ کر سپاہی کو بیس روپیہ جرمانہ یا پندرہ روز قید سخت کی سزا دی۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر۔ (پ ۲۵ - س الشوریٰ ع ۴) اور لوگو! تم پر جو مصیبت پڑتی ہے۔ تو تمہارے اپنے ہی کرتوت سے۔ اور خدا تمہارے بہت سے قصوروں سے درگذر کرتا ہے۔

قمار بازوں کو سزا

سورت میں ایک مشہور و معروف بوہرہ ٹھیکہ دار اور بارہ دیگر اشخاص پر اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ایک قمار خانہ قائم کر رکھا ہے اور اس میں باقاعدہ جوا کھیلتے ہیں۔ چنانچہ پولیس نے اطلاع پا کر ان کو گرفتار کر لیا۔ اور نقدی بھی برآمد ہوئی۔ سورت کے سٹی مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کے بعد بڑے مجرم کو سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی سات روز قید محض کی سزا دی اور دیگر ملزمین میں سے ہر ایک کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں انہیں چھ چھ روز قید بھگتنی پڑیگی گرفتاری کے وقت جو روپیہ برآمد ہوا تھا۔ اس میں سے ایک ربع بطور انعام پولیس کے ان آدمیوں کو دیا جائیگا جن کی کوشش سے مجرمین گرفتار ہوئے تھے۔ اسلام نے شراب و قمار کو رجس من عمل الشیطان قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ (پ ۷ س المائدہ ع ۱۲) مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے ان میں کا ہر ایک کام تو بس ناپاک شیطانی کام ہے۔ تو اس سے بچتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ پھر آہ! ان ناپاک شیطانی کاموں میں اکابر مجرمین مسلمین ہیں۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔

KHILAFAT LIBRARY

ریل کے تیسرے درجہ کے مسافر

بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کمپنی نے تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں مسافروں کے لئے خاص طور پر آسائش کا انتظام کیا ہے۔ کیا دیگر ریلوے کمپنیاں بھی اس کا تتبع کریں گی؟ یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ ریل میں سفر کرنے والوں کا غالب عنصر تیسرے درجہ کے مسافر ہوتے ہیں۔ پھر ان کے آرام و آسائش کا خاص طور پر انتظام کرنا اولی وانسب اور اقدم واہم ہے۔

ایک یورپین کی رحمدلی

کلکتہ میں ایک ہندوستانی بوڑھا جو بالکل مفلس اور نادار تھا۔ ویسٹ اینڈ ولچ کمپنی کے دروازے کے قریب نہایت کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ بہت سے آدمیوں اور رہگیروں کی جماعت وہاں کھڑی ہو گئی۔ چند بنگالیوں نے پولیس کو کہا۔ کہ اس بوڑھے کو ہسپتال میں پہنچانا چاہیئے۔ لیکن پولیس نے صاف انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ اس پر چند یورپین وہاں کھڑے ہو گئے۔ ان سے بھی اس امر کی استدعا کی گئی۔ لیکن انھوں نے بھی یہ کہہ کر ٹالدیا۔ کہ اگر یہ ہماری قوم کا فرد ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کی امداد و اعانت کرتے۔ اسی اثنا میں اتفاقاً ایک کلکتہ پولیس کے سارجنٹ مسٹر بنگلٹن ایک ٹرام گاڑی میں سوار وہاں سے گذرے۔ یہ واقعہ دیکھ کر وہ ٹرام سے کود پڑے۔ اور ایک گاڑی کرایہ کر کے معاً اس بوڑھے کو ہسپتال پہنچایا۔ جہاں اس کی حالت قابل اطمینان ہے۔ مسٹر بنگلٹن حال ہی میں انگلستان سے آکر پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ نہایت ہی شرمناک بات ہے۔ کہ لوگ اس بوڑھے کی مدد اس لئے نہیں کرتے تھے۔ کہ وہ کالا ہے۔ مگر خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے نزدیک کالا گورا لال پیلا سب برابر و مساوی ہیں۔ ہمدردی بنی نوع بلا لحاظ الوان و ادیان کے ہر انسان کا فرض ہے۔ مسٹر بنگلٹن نے اس غریب و بیکس اجنبی کے ساتھ جو موانست و ہمدردی کی ہے۔ وہ سزاوار صد ہزار تحسین و آفرین اور قابل تشکر و امتنان ہے۔ بلاشبہ صاحب موصوف ان متبعین جناب عیسیٰ علیہ السلام میں سے ہیں۔ جن کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ جعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رأفۃ ورحمۃ (پ ۲۸ - س الحدید ع ۴) اور جو لوگ ان کے (عیسیٰ ع) کے پیرو ہوئے۔ ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔

ایک کورٹ انسپکٹر کی سزایابی

الہ آباد سے ایک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ حال میں ایک مقدمہ کا فیصلہ ہوا ہے جس میں گلاب سنگھ پولیس انسپکٹر پیلی بھیت۔ آزاد حسین کوتوال پیلی بھیت اور حامد حسین سب انسپکٹر تھانہ جہان آباد ماخوذ تھے۔ مقدم الذکر کو عدالت نے تین سال قید سخت کی سزا دی۔ اور موخر الذکر ہر دو پولیس افسروں کو بری کر دیا گیا۔ استغاثہ نے ان تینوں پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ پیلی بھیت کی کوتوالی میں گلاب سنگھ انسپکٹر سات قیدیوں کو سب انسپکٹر جہان آباد کے علم سے لے گیا تھا۔ تاکہ ان کے فوٹو لے کر ان پر ڈاکہ کے بے بنیاد الزام لگانے میں مدد لے۔ اور ان مبینہ ڈاکوؤں کی شناخت میں کچھ سہولت پیدا کرے۔ عدالت نے گلاب سنگھ کورٹ انسپکٹر مذکور کو قصوروار پا کر سزائے مناسب دی۔ جائے حیرت و استعجاب ہے۔ کہ بعض پولیس افسر اس قسم کی قابل صد ہزار نفرین کارروائیوں سے باک نہیں کرتے۔ بالآخر اپنے کیفر کردار کو پہنچتے ہیں۔ صدق اللہ العلی العظیم ومن یعمل سوءا یجز بہ (پ ۵ س النساء ع ۱۸/۱۵) جو شخص برا کام کریگا۔ اس کی سزا پائیگا۔

آواز سے جھولنے والا گہوارہ

امریکہ کے مشہور و معروف گراموفون کے موجد مسٹر ایڈیسن نے ایک نئی مشین ایجاد کی ہے۔ جو آواز سے چلا کرے گی۔ یہ مشین اگر بچہ کے گہوارہ میں لگا دیجائے

تو جوں جوں بچہ جھولے گا۔ اس کی پنگیں خود بخود بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح پنگوں کی رفتار بچہ کی آواز کے تناسب سے کم و بیش ہوتی رہیگی۔ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (پ ۳۰۔ س العلق ع ۱) حق سبحانہٗ وتعالیٰ بڑا کریم ہے جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ اس نے وحی کے ذریعہ سے بھی انسان کو وہ باتیں سکھائیں۔ جو اس کو معلوم نہ تھیں۔

KHILAFAT LIBRARY

مسلم ہائی سکول انبالہ کو اعلیٰ حضرت شہریار دکن کا گراں قدر عطیہ

سکول سنڈیکیٹ کی عرضداشت پر جس میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ سے سائنس کی تعلیم کے لئے امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ حضور ممدوح نے از راہ دریا دلی مبلغ دو ہزار روپیہ کا گراں قدر عطیہ مدرسہ کے واسطے عنایت فرمایا ہے۔ حضور نظام کی یہ خسروانہ فیاضی آپکے فیض عمیم و سرپرستی تعلیم کی ایک روشن دلیل اور سزاوار تشکر و امتنان ہے۔

ایک حیرت انگیز عمل جراحی

اضلاع متحدہ کے مشہور شہر بالٹی مور میں ایک نہایت حیرت انگیز عمل جراحی کیا گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ ایک شخص کے دماغ کا کل حصہ گل کر خراب ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے اس مریض پر عمل جراحی کیا۔ اور اس کا خراب اور گلا ہوا دماغ نکال کر اس کی جگہ کسی مردہ کا تازہ دماغ لگا دیا۔ اور بعد ازاں ٹانکے بھر دیئے۔ چند روز کے بعد مریض بالکل صحیح تندرست ہو گیا۔ اور اس کا دماغ بخوبی کام دینے لگا۔ ان ھذا لمن اعاجیب الزمن۔

ایک بے ایمان سنار کا حشر

علی پور میں ایک مشہور و معروف سنار کو ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے تین ماہ قید محض اور ۵۰ روپیہ جرمانہ اس جرم کی پاداش میں ہوا۔ کہ اس نے اپنے ایک گاہک کا سونا بیچکر روپیہ خورد برد کر لیا۔ اور مطلوبہ زیور میں بہت سا پیتل ملا کر گاہک کے حوالہ کیا۔

مچھر اور ارنڈ کا درخت

کچھ سال گذرے۔ کہ کانپور کے ایک انجینئر نے ارنڈ کے کچھ درختوں کو پالا۔ اور اپنے کمرے میں جہاں جہاں مچھروں کی کثرت تھی۔ ان میں سے چار بوٹے رکھدیئے۔ ان کے رکھنے سے مچھر دور ہو گئے اور وہ بلا مسہری لگائے اس کمرے میں سو گئے۔ دوسرے موقعہ پر جب ایک ہوٹل میں انھوں نے مچھر دیکھے۔ تو انھوں نے ارنڈی کے ایک سو پتے لیکر کمرے میں بکھیر دیئے۔ تو دوسرے دن وہاں ایک مچھر بھی نہ پایا۔ ضرورت ہے۔ کہ جن لوگوں کے گھروں میں مچھر بہت ہیں۔ وہ اس کا استعمال کریں۔

منیڈکوں نے ہاتھی کو مار ڈالا

ہمعصر مدراس میل گورنمنٹ مصر کے ایک اہلکار کی ڈائری سے ذیل کا دلچسپ واقعہ نقل کرتا ہے۔

ق جو بحر الغزال واقع سوڈان کے صوبہ کا ایک شہر ہے وہاں کے انسپکٹر نے دیسی باشندوں کے بیان کے بموجب ایک عظیم الجثہ ہاتھی کی جس کے دانت ۲۰۰ پونڈ وزنی تھے۔ افسوسناک موت کا اس طرح حال لکھا ہے۔ کہ یہ ہاتھی ہمیشہ ایک ایسے جوہڑ میں پانی پینے جایا کرتا تھا۔ جہاں منیڈکوں کی بہت کثرت سے تعداد تھی۔ آخر ایک روز اس پانی کے ذریعہ سے اس کے سونڈ میں اس کثرت سے منیڈک داخل ہو گئے۔ کہ اسکا دم رک گیا۔ اور اسی جوہڑ کے کنارے پر مر گیا۔

ایک الم فرسا سانحہ

احسن گنج کامٹا کوٹہ راجپوتانہ کے رئیس جناب مرزا احسن بیگ صاحب کی اہلیہ صاحبہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ آخر تقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب مرزا صاحب کو جنہیں اپنے بہترین غمگسار رفیق کی جدائی سے تکلیف عظیمہ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایسے وقت میں صبر و شکر کی تلقین مع گویا انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے۔ مگر ہم مسلمانوں کے لئے جنکا یہ فرض اولیٰ ہے۔ کہ ہر مصیبت پر ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھایا اپنے زخمی جگر پر لگائیں۔ اس لئے ہمیں ہر مصیبت اور تکلیف میں ان اللہ مع الصابرین کی تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ میری دردِ دل سے دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم جناب مرزا صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہونیوالے نور کے خریداروں کو اطلاع

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب نور کے بعض خریدار ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہوتے ہیں۔ تو وہ دفتر میں اپنے تبدیل پتہ کی اطلاع نہیں دیتے۔ اور بعد ازاں شکایت کرتے ہیں۔ کہ پرچہ ہمیں باقاعدہ نہیں پہنچتا۔ عین وقت پر ہر ایک خریدار کو پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ مگر جب بعض خریدار اپنے تبدیل پتہ سے اطلاع ہی نہ دیں تو ان خریداروں کو پرچہ کیسے پہنچے۔ اور بیچارہ منیجر عالم الغیب ہونے سے رہا۔ کہ وہ بغیر اطلاع کے ہی ہر ایک کا پتہ درست کر دیا کرے۔ سو ہر ایک دوست کو جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانیکا اتفاق ہو وہ فوراً دفتر نور میں اپنے تبدیل پتہ کی اطلاع بھیجدیا کریں۔ تاکہ انہیں شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ اور ہماری محنت ٹھکانے لگے۔

اگر آریہ سماج چیلنج دے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے

گذشتہ ستمبر میں آریہ سماج روپڑ نے انجمن اسلامیہ روپڑ کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اور وہاں کے ذمہ دار احباب نے خاکسار اڈیٹر نور کو جوابی تار دیا۔ کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ مگر جب میں اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب وہاں پہنچے۔ تو آریہ سماج نے بحث سے قطعی انکار کر دیا۔ اسیطرح روڈ مراد نزد نواں شہر جسکی روئیداد اسی اخبار کے کسی دوسرے صفحہ پر درج ہے۔ کی آریہ سماج نے انجمن احمدیہ سٹروعہ کو چیلنج دیا کہ ہم بحث کیلئے تیار ہیں تم اپنے کسی آدمی کو بلاؤ۔ اگر تمہارے پاس کرایہ نہیں ہے تو کرایہ بھی ہم ہی دیدیں گے یہ طعن و تشنیع سنکر وہاں کی جماعت نے اپنی ایک آدمی کو حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت نے خاکسار کو وہاں جانے کیلئے حکم دیا۔ مگر جب ہم وہاں پہنچے۔ تو آریہ سماج نے بحث سے انکار کر دیا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ پہلے آریہ سماج سے باقاعدہ تحریر لے لیا کریں۔ تاکہ بعد میں پیش کی گئی بات نہ رہے۔ اور ہماری محنت ٹھکانے لگے۔

KHILAFAT LIBRARY

سالانہ جلسہ کا مختصر حال

الحمد للہ کہ ہمارا سالانہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ اگرچہ آجکل جنگ اور قحط کی وجہ سے ہر ایک کاروبار پر اثر ہے۔ مگر پھر بھی شامل ہونیوالے دوستوں کی کم از کم تعداد جو دفتر خوراک اور دیگر ذرائع سے نہایت احتیاط کے ساتھ اندازہ لگائی جا سکی ہے۔ وہ ساڑھے چار ہزار ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ کی وحی یاتون من کل فج عمیق کی تصدیق اور سیدنا فضل عمرؓ ایدہ اللہ بنصرہ کی زبردست روحانیت اور جذبہ کامل کا ثبوت موجود تھا۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سکرٹری کے حسن تدبیر سے جلسہ کا انتظام سہولیت کے لئے بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ (۱) عام نگرانی۔ (۲) استقبال بٹالہ۔ (۳) انتظام مکانات۔ (۴) روشنی۔ (۵) پانی۔ (۶) صفائی۔ (۷) سٹور۔ (۸) انتظام نمور و دیگ۔ (۹) تقسیم روٹی۔ (۱۰) تقسیم سالن (۱۱) اجرائے پرچہ خوراک۔ (۱۲) خوراک بیماراں (پرہیزی)

ان تمام خدمات پر جو جو احباب مقرر ہوئے تھے انہوں نے یہ اعانت طلباء مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول نہایت عمدگی و اخلاص سے کام کیا۔ صاحبزادگان والا تبار مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی ان تھک کوششوں اور مستعدی سے سید القوم خادمہم کو عملی صورت میں دکھایا۔ اور اپنے مہمانوں کو ہر طرح سے آرام پانے کی کوشش کی جس میں وہ ہر طرح سے کامیاب ہوئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اگرچہ جلسہ کی تاریخیں تو ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ تھیں۔ مگر احباب ۲۳۔ دسمبر ہی سے آنے شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ کثرت حاضرین کی وجہ سے ۲۴ دسمبر کو نماز جمعہ کے لئے مسجد نور تجویز ہوئی وہاں خلیفۂ برحق امام اولوالعزم تشریف لے گئے۔ اور ایک ہزار کے مجمع میں آپ نے سورہ الم نشرح لک صدرک پر خطبہ پڑھا۔

حضور نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید تمام دنیا کے لئے ہے۔ اس سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مخاطب ہیں۔ اور عام مومنین بھی مخاطب قرار دئے جا سکتے ہیں۔ اس صورت میں اس سورۃ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والے کو فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے شرح صدر عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ ہر ایک عقیدہ جس کے ساتھ دلائل ہوں۔ وہ شرح صدر کا موجب ہوتا ہے اور یہ مذہب اسلام ہی ہے۔ جس کے ہر عقیدہ ہر مسئلہ کے ساتھ دلائل ہیں (۲) یہ تو ہر ایک چاہتا ہے۔ کہ ہمارا خدا ہم پر راضی ہو مگر اس کی رضامندی کی راہیں دریافت کرنا عقل و تجربہ کا کام نہیں۔ اس سے تو انسان کی کمر ٹوٹ جاتی ہے مگر کس قدر کرم ہے خداوند کریم کا۔ کہ اس نے حضرت خاتم النبیین کے ذریعہ ہمیں اپنی رضامندی کی راہیں بتا دیں۔ اور اس طرح پر وہ بوجھ ہم سے اتار دیا جو ضعیف البنیان انسان کی کمر کو توڑ دیتا ہے۔ پھر اپنی شریعت پر چلنے کا نتیجہ بھی بتایا کہ رفعنا لک ذکرک بڑا آدمی ہونا بڑی بات ہے۔ مگر ذکر بلند ہونا اس سے بھی بڑی بات ہے۔ "اس میں کئی بادشاہ ہوئے۔ کئی وزراء ہیں۔ کئی امراء ہیں۔ مگر نیک نام کسی کسی کا ہی زندہ ہے۔ ارشاد فرماتا ہے کہ اس پر چلکر نہ صرف بڑے آدمی بن جاؤ گے بلکہ تمہارا ذکر بھی بلند ہو گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض بادشاہوں کو کوئی گالی بھی دے۔ تو کوئی نہیں پوچھتا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور پھر دیگر خلفائے عظام و اولیائے کرام کا نام بھی اگر کوئی بے ادبی سے لیتا ہے تو خود گورنمنٹ اسے سزا دیتی ہے۔ یہ انعام ہے اس اطاعت کا۔ پھر فرمایا۔ ہر کامیابی محنت سے ملتی ہے۔ اور ہر سکھ کسی دکھ اٹھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح دین کی کامیابی اور روحانی اور جسمانی نجات بھی مفت نہیں مل سکتی لیکن خدا کے لئے جو دکھ تم اٹھاؤ گے۔ تو اس کا دوہرا اجر پاؤ گے ایک دکھ کے مقابل پر دو سکھ ہوں گے۔ اصل خطبہ انشاء اللہ تعالیٰ الگ چھپیگا۔ جو معارف اور حقائق کا سمندر ہے

۲۵۔ دسمبر کو چونکہ احباب کثرت سے جمع ہو چکے تھے اس لئے حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ آج سے ہی جلسہ کی کارروائی شروع کی جائے۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں طلبائے مدرسہ احمدیہ میں سے شیخ محمود احمد کی تقریر ہوئی۔ عزیز موصوف نے عمدگی سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(۲) اس کے بعد طلبائے ہائی سکول میں سے میاں چراغ الدین اور عبد القدیر۔ مولا بخش کی چند چند منٹ تقریریں ہوئیں

(۳) اس کے بعد مبلغین کلاس کے طالبعلم عزیز نذیر محمد خان کی تقریر ولتکن منکم امۃ پر ہوئی۔ عزیز موصوف نے کہا۔ تین سوال ہیں۔ ہمارا فرض کیا ہے۔ (ب) یہ فرض کس طرح پورا ہو۔ (ج) اس کا نتیجہ کیا ملے گا۔ سو ہمارا فرض اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ تبلیغ ہے۔ اور یہ فرض کوشش اور ان نمونوں کی پیروی سے پورا ہو سکتا ہے۔ جو ہم سے پہلے انبیاء اور مجددین پھر خصوصاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور مسیح موعود علیہ السلام گذر چکے ہیں۔

پھر میاں نظام الدین صاحب نے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پر بیان کیا۔ تقریر نہایت عمدہ اور آواز اتنی بلند تھی۔ کہ ہال گونج اٹھا۔ دونوں طالبعلموں کی تقریروں سے اس محنت کا ثبوت مل رہا تھا جو اساتذہ مبلغین اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی توجہ کا نتیجہ ہے

بعد نماز کے خاکسار ایڈیٹر نور کا لیکچر تھا۔ خاکسار کا لیکچر آریہ اور سکھ مذہب پر تھا۔ خاکسار نے پہلے ویدوں اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کے متعدد حوالجات سے اس امر کا ثبوت دیا۔ کہ آریہ دھرم اپنے اصول و احکام میں ایک ناممکن العمل مذہب ہے اور مکتی یا نجات جو ایک سچے مذہب کا خاصہ اور اس کی پیروی کا ثمرہ ہونا چاہیئے۔ اس کا دروازہ ویدک دھرم میں بند ہے۔ حاضرین خاکسار کی اس تقریر سے بہت محظوظ اور متاثر ہوئے۔ اس کے بعد سکھ مذہب کو لیا۔ اور بتلایا۔ کہ سکھ مذہب کے بانی باوا نانک علیہ الرحمۃ ہیں۔ جن کے متعلق اس وقت عام لوگوں میں تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ اول۔ یہ کہ باوا نانک صاحب نہ ہندو تھے نہ مسلمان۔ دوم یہ کہ وہ ہندو تھے۔ سوم یہ کہ وہ مسلمان تھے۔ اب اس امر کی تحقیق کے لئے کونسا فریق اپنے دعویٰ میں حق پر ہے۔ اول تو ہم ہندوؤں کے کل عقائد لیتے اور دیکھتے ہیں۔ کہ آیا باوا صاحب ان عقائد کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر وہ ہندوؤں کے کل عقائد کی تائید کریں۔ تو ہم مان لیں گے۔ کہ وہ ہندو تھے۔ اور اگر تردید کریں۔ تو لازماً ہمیں یہ ماننا پڑیگا کہ وہ ہندو ہرگز نہ تھے۔ چنانچہ ہندوؤں کا ایک ایک عقیدہ لے کر اور گرنتھ صاحب سے باوا نانک کے متعدد شلوکوں کے حوالے دیکر یہ بتلایا گیا۔ کہ باوا نانک صاحب ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد کی تردید فرماتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مسلمانوں کے کل مسلمہ عقائد کو لیکر اور حضرت باوا صاحبؒ کے متعدد شلوکوں کے حوالجات سے بتلایا گیا

KHILAFAT LIBRARY

باوا صاحب نے صرف خود نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کے پابند تھے۔ بلکہ آپ دوسروں کو بھی تاکید اکید فرماتے تھے۔ کہ نجات حاصل کرنے کے لئے نماز اور روزہ کی پابندی ضروری اور لازمی ہے۔

پھر جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۵۰ کا حوالہ دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حضرت باوا صاحب کی پیشگوئی بتلائی جسمیں باوا صاحب لکھتے ہیں۔

"پھیر مردانے نے کہیا کہ کیا کوئی خدا کا بھگت اور پیارا کبیر سے بھی بڑھ کر ہوگا؟ تو شری گورو نانک جی نے کہا کہ ہاں مردانیاں۔ اک زمیندار ہوگا۔ اور صد سال بعد کے زمانہ میں ہوگا۔ وہ صرف ایک خدا پر ہی توکل رکھیگا۔ مردانہ نے کہا کہ وہ کس جگہ ہوگا۔ اور کس ملک میں۔ تو حضرت باوا صاحب نے جواب دیا۔ کہ **وہ بٹالہ کی تحصیل میں ہوگا اور وہ بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا**"

اور علاوہ ازیں گرنتھ کے دیگر شلوکوں سے اور بھی صراحت اور وضاحت کے ساتھ اس اہم مضمون پر روشنی ڈالی گئی۔ *

لیکچر کے ختم ہونے پر حاضرین کے اشتیاق کا یہ عالم تھا۔ کہ کثرت سے لوگوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ دو یا چار دن میں ہی اس لیکچر کو چھپوا دیا جائے۔ تاکہ ہم ساتھ لیتے جاویں۔ اور اخویم مکرم سیٹھ الہ دین و اخویم مکرم عبد اللہ بھائی نے یہ فرمایا۔ کہ ہم اس لیکچر کا گجراتی میں ترجمہ کریں گے۔ کیونکہ گجراتی ہندوؤں کے دلوں میں باوا نانک کے لئے بڑی عزت و احترام ہے۔ اور جب وہ دیکھیں گے۔ کہ باوا نانک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر عاشق شیدا تھے۔ اور حضور کی پاک تعلیمات کے تا دم وصال پابند رہے۔ تو ضرور ان کے دلوں میں اسلام کی وقعت و عظمت قائم ہوگی۔ انشاء اللہ

چنانچہ جاتی دفعہ مکرم و معظم سیٹھ صاحب خاکسار سے وہ لیکچر لیتے گئے۔

۲۶۔ دسمبر کا پروگرام رات کو شائع ہو چکا تھا۔ پہلے کچھ نظمیں پڑھی جاتی رہیں۔ پھر برادرم مکرم قاسم علی خانصاحب رامپوری نے اپنی نظم نہایت دلکش لہجے میں پڑھ کر سنائی اس کا یہ شعر جو ہر چہار مصرعوں کے بعد آتا تھا یہ تھا ؎

ہزار شکر کریم قادر کہ بن کے احمد محمد آئے
ہزار صل علی محمد جو ہو کے محمود احمد آئے

اس نظم کے بعد مولانا محمد سرور شاہ صاحب کا لیکچر ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میرا مضمون تو احمدی جماعت کا نصب العین ہے۔ مگر اس نظم سے مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں پہلے مسیح موعود کا منصب بیان کر لوں۔ کہ اس منصب کے جاننے ہی میں ہمارے نصب العین کی تعیین ہوتی ہے۔ اس پر آپ نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات پڑھ کر بتایا ہے کہ واؤ عاطفہ ہے۔ عطف خواہ اٰخرین پر ہو۔ خواہ ھم پر۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ثابت ہوتی ہے۔ اور مفسرین کا اسپر اتفاق ہے۔

اگر خدا نے چاہا۔ تو ہم اپنے آئندہ اشو میں کل تقریر ہدیہ ناظرین کریں گے۔ جو حقائق و معارف کا خزانہ ہے۔

سوا بارہ بجے میرے مکرم دوست مولوی فاضل شیخ عبد الرحمٰن صاحب کا لیکچر ام الالسنہ پر شروع ہوا۔ میرے فاضل دوست نے نہایت بلند آواز سے جس سے تمام ہال گونج اٹھا۔ حاضرین کو بتایا۔ کہ خواجہ صاحب کو اپنی تصنیف ام الالسنہ پر اتنا ناز ہے۔ کہ وہ اسے حضرت میاں صاحب کے مقابل میں ایسا ہی معجزہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی فصیح و بلیغ عربی کو مولوی محمد حسین بٹالوی کے مقابل میں پیش کیا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ امر ہے کیونکہ اس تصنیف میں خواجہ صاحب نے اسقدر غلط بیانیاں اور غلطیاں کی ہیں۔ کہ جو ان کی ناواقفیت کو پورے طور پر ثابت کر رہی ہیں۔ معزز لیکچرار نے فرمایا۔ کہ پہلا دعویٰ خواجہ صاحب کا یہ ہے کہ یہ کتاب اور میری یہ تحقیق چند روزہ ہے۔ حالانکہ یہ ایک بدیہی بات ہے۔ کہ دو زبانوں میں سے ایسے پانسو الفاظ نکالنا جو آپس میں صوری اور معنوی مشارکت تامہ رکھتے ہیں ایک جماعت علماء کے کئی مہینوں کا کام ہے۔ پھر الفاظ بھی ایسے جو بوجہ عام استعمال نہ ہونے کے تقریباً تقریباً متروک ہو چکے ہیں۔ اور جن کے معنے بھی خواجہ صاحب یقیناً نہ جانتے ہوں۔ چنانچہ خود خواجہ صاحب کی ایک تحریر میں یہ موجود ہے کہ وہ ۱۹۱۳ء میں یہ تحقیق کر رہے تھے۔ پس جس تحقیقات میں وہ دو سال سے لگے ہوئے ہیں۔ اُسے چند روزہ قرار دینا ایک خلاف واقعہ ہے۔ پھر میں دکھاتا ہوں۔ کہ یہ الفاظ جن پر انھیں اسقدر ناز ہے۔ کہ وہ ان کے اندراج کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔ ان کا اکثر حصہ ان کاپیوں سے لیا گیا ہے۔ (کاپیاں دکھائی گئیں) جو حضرت اقدس علیہ السلام نے خود اور ایک جماعت علماء سے منن الرحمٰن کی تصنیف کے زمانہ میں تیار کرائیں۔ اور جن کی نقل خواجہ صاحب نے بذریعہ خاص حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں حاصل کی۔ اور جس کا پورا پورا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے اب یہ کسقدر خلاف تقویٰ بات ہے۔ کہ خواجہ صاحب لکھتے ہیں ہماری سابقہ تحقیقات قادیان میں ہے۔ اور موجودہ حالات میں قادیان کیطرف میرا دیکھنا کسی نتیجہ کو پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجھے از سر نو یہ تحقیق یہاں کرنی پڑی۔ کیونکہ یہ تو اسی تحقیق کی نقل ہے۔ جو پچھلے زمانے میں قادیان میں ہو چکی۔ چنانچہ ان کاپیوں پر نظر غائر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نصف سے زیادہ الفاظ انہی سے لئے گئے ہیں۔ اور نقل را چہ عقل کے مطابق بعض جگہ جہاں کاپیوں میں کسی محرر کی غلطی سے غلط لفظ لکھا گیا ہے۔ خواجہ صاحب نے بھی اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس کو غلط ہی لکھ دیا۔ جس سے یہ پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اس میں خواجہ صاحب کی اپنی علمی تحقیق کا کہاں تک دخل ہے۔ مثلاً Smk انک کے مقابل اس کاپی پر (جو حضرت اقدس نے تیار کرائی) لفظ نکس لکھا ہوا ہے۔ خواجہ صاحب نے بھی اسی طرح نقل کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ تلفظ نقش ہے۔ اسی طرح لفظ ہیل (Hale) کے مقابل میں اس کاپی پر لفظ ھلّا لکھا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ صحیح طور پر ھلّ ہے۔ اور ھلّ اور ھلّا کے معنوں میں بہت فرق ہے۔ اب خواجہ کو علم تو ہے نہیں۔ بس نقل کر دیا یہ امور ایسی وضاحت سے پیش کئے۔ کہ حاضرین میں سے جو ناخواندہ لوگ تھے۔ وہ بھی خوب سمجھ گئے۔ اور خواجہ کی اس علمی پردہ دری پر قہقہہ پڑا۔ پھر فاضل موصوف نے اس ہتک کا ذکر کیا۔ جو خواجہ نے مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر اور عظیم الشان کتاب منن الرحمٰن کی ان الفاظ میں کی ہے۔ کہ منن الرحمٰن سوائے ام الالسنہ کے پبلک میں پیش کرنے کے قابل نہیں۔ اور یہ کہ منن الرحمٰن میں محض دعوے ہی دعوے ہے۔ اس میں دلیل کا نام و نشان بھی نہیں۔ اور یہ اوراق اپنی موجودہ شکل میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

ام الالسنہ اور منن الرحمٰن کی بعض عبارتوں کا مقابلہ کر کے دکھایا۔ کہ کس طرح پر خواجہ صاحب نے تمام کے تمام دلائل منن الرحمٰن

KHILAFAT LIBRARY

سے ماخوذ کئے ہیں۔ بلکہ منن الرحمٰن میں تو ابھی اور بہت سا خزانہ ہے جسے خواجہ اپنے علم کی وجہ سے سمجھ نہیں سکا۔ باوجود اس کے منن الرحمٰن کو بے دلیل کتاب ٹھہرانا عدو جہ کی احسان فراموشی ہے۔ حضرت اقدس تو منن الرحمٰن میں فرمائیں۔ کہ قال وعیت ما قصصنا علیك من الادلة ففکر فیھا واجتن ثمرة البراعة واحکم بما اراك الله ولا تکن کالمتجاھلین اور خواجہ صاحب کہیں۔ کہ منن الرحمٰن میں دلیل کوئی نہیں۔

ہمارے مکرم دوست نے وہ الفاظ پیش کئے۔ جن کے درج کرنے میں خواجہ نے علمی غلطیاں کھا کر اپنے آپ کو اہلِ علم کی نظروں سے گرایا ہے۔ جن میں سے دو چار لفظ یہاں دئے جاتے ہیں۔

۱۔ جوانٹ (Giant) بمعنے دیو عربی لفظ اس کے مقابل میں خواجہ نے لکھا ہے۔ جنات جمع جن حالانکہ جنات اردو کی جمع ہے۔ نہ کہ عربی میں۔ عربی میں تو خود جن بھی جمع ہے جنی کی۔

۲۔ کرنٹ۔ (Current) بمعنے لہر ہے۔ اسکے مقابل عربی کا لفظ جن دی ئی لکھا ہے۔ اور اس کے معنے لہر کئے ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ ان معنوں میں کہیں بھی لغت عرب میں وارد نہیں ہوا۔

۳۔ فلی (Flee) بھاگنا اس کے مقابل میں لفظ فل لکھا ہے۔ حالانکہ فل کے معنے بھگانے کے ہیں۔

۴۔ (Flecce) فلیس کے معنے ہیں لوٹ لینا۔ اس کے مقابل میں فلس کا لفظ لکھا ہے۔ جس کے معنے مفلس کرنے کے لکھتے ہیں۔ حالانکہ لغت میں اس کے یہ معنے نہیں۔ فلسه القاضی۔ قاضی نے اس کے افلاس کا اعلان کیا۔ اور اسے دیوالیہ قرار دیا۔

۱½ بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا۔ اور لوگ نماز کے لئے مسجد نور میں جمع ہوئے۔ سوا دو بجے دونوں نمازیں جمع ہوئیں اور حضرت خلیفہ ثانی مسجد نور کے صحن میں ممبر پر جلوہ افروز ہوئے آپکے دست مبارک میں انگریزی ترجمہ قرآن کی چند جلدیں تھیں۔ اور نہایت خوش نظر آتے تھے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس پاک انسان کی مسرت قرآن مجید کی اشاعت میں ہے۔ آپنے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا۔ کہ مومن ہر حالت میں الحمد للہ رب العٰلمین ہی پڑھتا ہے۔ کیونکہ بہت سی مصیبتیں بڑے آرام کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ (ب) پھر قرآن مجید جیسی نعمت کی موجودگی میں تو کوئی مصیبت ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں تمام مشکلات سے نجات پانے کی راہیں موجود ہیں۔ (ج) لوگوں نے اس دُرِّ بے بہا اس لعلِ گراں مایہ کی قدر نہیں کی۔ ایک بادشاہ کے مصالحہ کے لئے بعض لوگ اپنی جائدادیں فروخت کر دینے کے لئے تیار ہیں مگر وہ کتاب جو خدا سے ملاتی ہے۔ اور اس احکم الحاکمین سے ملاقات کراتی ہے۔ اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ ہم نے قرآن مجید کے اردو انگریزی ترجمہ کا اہتمام کیا۔ اور مدت سے ایسا ارادہ تھا۔ پہلے جو محنت کرائی۔ اور جو روپیہ خرچ کرایا۔ وہ تو ایک صاحب لے کر ہی یہاں سے چلے گئے۔ اس کے لئے ہم نے عدالتوں میں جانا پسند نہیں کیا۔ بلکہ آخری عدالت جو احکم الحاکمین کی عدالت ہے اُسی کے سپرد یہ مقدمہ کر دیا ہے۔ اور مومن چونکہ ہمت نہیں ہارتا۔ اس لئے ہم نے پھر از سرِ نو ترجمہ شروع کیا۔ یہ جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اسی ترجمہ و تفسیر کا پارہ اوّل ہے جس میں کئی ایک خصوصیتیں ہیں۔ کہ آجتک کسی ترجمہ میں نہیں پائی گئیں۔ متن عربی نہایت خوشخط موجود ہے۔ پھر اُسے رومن میں لکھا ہے۔ تاکہ یورپ کے لوگ اسے پڑھ سکیں۔ پھر ترجمہ اور تفسیر ہے۔ اور ترتیب و ربط کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ شاہان زمین کو چٹھی کے ساتھ ایک ایک جلد اس کی بھجواؤں۔ مولوی قطب الدین صاحب فوراً کھڑے ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ سب سے پہلے میں حضور میں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللہ اس کو مبارک کریگا۔ اور انشاء اللہ یہ ترجمہ مغربی اقوام کی ہدایت کا موجب ہوگا ایک صاحب عابد علی شاہ نام (بدو ملہی والے ہیں) نے رقعہ دیا۔ اور حضرت کے ہاتھ میں جو کاپی تھی۔ وہ فرمدلی۔ جسکے بارے میں وہ کہتے تھے۔ کہ ہزار روپے سے بھی قیمتی ہے۔ اخیر میں حضور نے فرمایا۔ کہ یہ وقت تو حافظ روشن علی صاحب کا تھا۔ میں تو خوشی ہی میں کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تین بجے حافظ صاحب نے اپنی تقریر دلپذیر شروع کی۔

آپ کا مضمون تھا۔ ہم احمدی کیوں بنے۔ اس کے متعلق آپنے فرمایا۔ کہ اس عنوان کی تشریح میں تین باتوں پر بحث ہو سکتی ہے۔

(۱) احمدی بننے کے اغراض کیا ہیں۔

(۲) کن باتوں نے ہمیں مجبور کیا۔ کہ ہم احمدی بنیں۔

(۳) ہم جو متفرق فرقوں متفرق قوموں سے ایک جھنڈے کے نیچے جمع کئے گئے۔ تو ضرور اس کا مقصد کچھ ہے۔ میں تمثیل میں ایک بات بتاتا ہوں۔ کہ اب تو ہم لا الٰہ الا اللہ کہنا معمولی سمجھتے ہیں۔ مگر ایک وقت اس کی قیمت کل جائداد اور جان تھی۔ رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے۔ اور انھوں نے اپنا مقصد لا الٰہ الا اللہ بتایا۔ عرب کے لوگ جن کے پاس وجہ معاش نہ زراعت تھی۔ نہ صرف تجارت۔ بلکہ ان کی وجہ معاش بت پرستی اور بت پرستوں کے لئے بتوں کا مہیا کرنا تھا۔ وہ خوب سمجھتے تھے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ پس وہ کہنے لگے۔ ان نتبع الھدیٰ نتخطف من ارضنا۔ پھر آنے والے واقعات نے بتایا۔ کہ انھوں نے سچ کہا تھا۔ واقع میں جنھوں نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ وہ پہلے اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اسی طرح ہم نے جو عہد کیا ہے۔ اس کی بھی جو قدر و قیمت ہے۔ وہ ہمارے سی سالہ حالات سے واضح ہے۔ ہمیں کس نے مجبور کیا ہے۔ کہ ہم احمدی بنیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کی پیشگوئیوں نے قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں نے چنانچہ قرآن مجید پارہ ۱۲ سورہ ہود میں ہے:۔ افمن کان علیٰ بیّنة من ربه ویتلوه شاھد منه۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا عظیم الشان نبی ہے۔ کہ اس کی تصدیق کے لئے اس کے پیچھے ایک شاہد آئیگا۔ شاہد سے کیا مراد ہے۔ گزشتہ واقعات سے آئندہ کا قیاس کیا جاتا ہے۔ سورہ احقاف کے پہلے رکوع کی آخری آیت میں ہے۔ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علےٰ مثله۔ ایک شاہد نے اس کے مثیل ہونے پر گواہی دی۔ یہ شاہد کون ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ پس آنیوالا شاہد بھی ضرور کوئی نبی ہوگا۔ اور ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ گواہی اسی کی منظور ہوتی ہے جس میں دو وصف ہوں۔ ایک یہ کہ گواہی وہ دے۔ جو شاہد رویت ہو۔ دوم وہ گواہ مسلّم

KHILAFAT LIBRARY

عندالعدالت ہو۔ اور اس کا مصداق ہمارا مسیح موعود ہے۔ کیونکہ اسی نے باواز بلند ایک دنیا کو سنایا ؎

ہم نے اسلام کو تجربہ کر کے دیکھا

اور اسی نے فرمایا ؎

آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں

اس پیارے نے نبی کریم کو نہ صرف خود دیکھا۔ بلکہ وہ اپنے اندر محمد رسول اللہ رکھتا ہے۔ اس لئے وہ صرف یہ نہیں کہتا۔ کہ میں محمد رسول اللہ کا شاہد رویت ہوں۔ بلکہ وہ تو فرماتا ہے۔ کہ میں نبی کریم کو دکھاتا ہوں۔ اور دکھاتا بھی اس زمانہ میں ہوں۔ جب کہ اذا الشمس کورت کے مطابق وہ حقیقت لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ پھر اس گواہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسلم ہو۔ سو دوسرے تمام مذاہب بھی ایک پیغمبر کے منتظر تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ وقت اس کے آنے کا یہی ہے اب خدا کے زور آور حملے بتاتے ہیں۔ کہ وہ آنیوالا آچکا۔ گویا خدا بھی شہادت دیتا ہے۔ کہ وہ یہی ہے اور لوگ بھی مانتے ہیں۔ کہ وقت ظہور یہی ہے۔ اور حملے بھی زور آور ہو رہے ہیں۔ پس ہم احمدی اس لئے ہوئے۔ کہ خدا کے زور آور حملے ہمیں دھکے دے رہے ہیں۔ کہ تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ ؛ انشاء اللہ تعالیٰ ہم حافظ صاحب کی کل تقریر کو جو احمدیت کے دیکھنے کا آئینہ ہے۔ اپنے آئندہ پرچہ میں درج کریں گے ؛

۴½ بج چکے تھے۔ اور اسپر حسب پروگرام جلسہ کا خاتمہ تھا۔ مگر ابھی مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی تقریر رہتی تھی۔ ایسی صورت میں جبکہ لوگ صبح سے بیٹھے تھے۔ لوگوں کی توجہ اپنی طرف منعطف کرانی بہت ہی مشکل تھی۔ مگر فاضل راجیکی اس میں پورے طور پر کامیاب ہوئے اور ان کے پنجابی وعظ سے (جو حسب الارشاد خلیفہ ثانی تھا) ہر طبیعت کے لوگ بہت ہی محظوظ ہوئے۔ آپنے فرمایا۔ کہ میرا ارادہ اصحاب الفیل کا حملہ ارض حرم پر اور ان کی ناکامی پر بیان کرنا تھا۔ مگر پروگرام میں میرا مضمون وعظ رکھا گیا ہے۔ اور الحمد للہ کہ میرے سپرد وہ کام ہوا ہے۔ جو اللہ کا ہے ذالکم یوعظ بہ۔ پھر رسول کریم کا بھی یہی کام ہے۔ انما اعظکم۔ پھر آپنے اپنے پنجابی بولنے پر کچھ لطائف بیان کئے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا متن الحمد ہے۔ اسی طرح خدا کی فعلی بات میں پنجاب ہے۔ پنجاب میں بھی پانچ دریا ہیں۔ اور الحمد میں بھی ۵ اسماء باری تعالیٰ ہیں اس کے بعد آپنے خدا تعالیٰ کا جو وعظ ہے۔ اسے سنایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ عدل تو سب جانتے ہیں۔ اور احسان جس کے مقابلہ پر ہے۔ جس کے معنے خود اچھا ہونا ہے۔ اور احسان یہ ہے۔ کہ دوسروں کو اچھا بنانا۔ پس مومن اگر خود برا ہو۔ تو دوسروں کو کیونکر اچھا بنا سکتا ہے۔ چراغ خود نور ہوتا ہے۔ تب جا کر دوسروں کو منور کرتا ہے۔ پھر ایتاء ذی القربیٰ فرما کر بتایا۔ خلقت سے ایسا تعلق کرو۔ جیسے رشتہ داروں سے۔ نبی کریم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ پھر فحشاء۔ منکر البغی۔ ان تینوں کے مقابلہ ہے۔ اسی سلسلہ میں آپنے الحمد کی تفسیر فرمائی۔ اور اھدنا الصراط المستقیم سے نبی کریم کی دوسری بعثت ثابت کی یعنی مقام محمدیت صفت رحمانیت کے ماتحت ہے۔ تو پھر دعاؤں کے نتائج میں حضور رسول کریم مقام مہدویت میں مبعوث ہوئے۔ یہاں آپنے خطبہ الہامیہ کی عبارت کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ اگرچہ مضمون نہایت نازک تھا۔ اور یہ بحر ذخار تھا۔ کہ بعض ظرفوں میں سمانے کے قابل نہ تھا۔ مگر آپنے اسے ایسی خوبی سے ادا کیا کہ ناخواندہ سے ناخواندہ نے بھی سمجھ لیا۔ کہ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ میں کیا خبر دیگئی تھی۔ اور وہ کیونکر پوری ہوئی۔ وہ جو ابتداء میں ہلال تھا۔ وہی آخر میں بدر کی صورت میں جلوہ افروز ہوا۔ دن غروب ہو چکا تھا۔ اس لئے اجلاس کے برخاست ہونے پر احباب نے وضو کیا۔ اور نماز کے لئے تیاری ہوئی ؛

رات کو تمام مقامات کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ حضور خلیفہ برحق میں حاضر ہوئے۔ آپنے ان کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا اور انھیں مطبوعہ فارم دئے جس کی خانہ پری کر کے وہ ہر چھ ماہ کے بعد بھیجا کریں گے۔ یہ فارم جو اصحاب پڑھیں گے۔ ان پر واضح ہوگا۔ کہ امام اولوالعزم اپنی جماعت کے انتظام کے متعلق کیا کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

۲۷۔ دسمبر کی کارروائی کا وقت پروگرام میں دس بجے تھا پہلے احباب ہال میں بیٹھے۔ مگر وہاں آواز نہ پہنچنے کا سوال پیدا ہوا۔ تو لوگ مسجد نور میں آئے۔ جب احباب وہاں جمع ہوئے۔ تو حضرت صاحب تشریف لائے۔ گیارہ بجکر ۸ منٹ پر کارروائی شروع ہوئی۔ حقانی صاحب نے اپنی دلآویز نظم پڑھی۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جلوہ فرما ہیں محمد۔ احمد مختار میں

دو مزے آنکھوں نے پائے ہے اک دیدار میں

۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر حضرت اولوالعزم کی تقریر شروع ہوئی۔ آپنے جو کچھ فرمایا۔ وہ تو آپ کی نظر ثانی کے بعد چھپ جائے گا۔ فی الحال خلاصہ عرض ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ میرے مخالف مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ یہ میری فتح کا نشان ہے۔ کیونکہ گالیاں وہی دیتا ہے۔ جو مغلوب ہو جائے۔ اور اس کی کچھ پیش نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے غلبہ اور ان مخالفوں کی ہزیمت کی پہلے خبر دی تھی۔ جو میں نے انہی دنوں میں لیمیز قنھم الہام کے ذریعہ شائع کر دی۔ جماعتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے یہی مراد تھی۔ کہ وہ متفرق ہو جائینگے جیسا کہ سب نے دیکھا۔ کہ ابتداء میں وہ کثیر تھے ہم قلیل۔ پھر ان میں سے کٹ کٹ کر لوگ ہم میں آتے گئے ؛

(۲) مجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں اپنے آپ کو غلطی سے معصوم قرار دیتا ہوں۔ (یہ مجھ پر افتراء ہے) اور اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ ابھی تک اپنی کسی غلطی کا اقرار شائع نہیں کیا۔ لیکن معترض یہ نہیں بتاتا۔ کہ خود اس نے یا اس کے امیر نے کب اپنی غلطیوں کا اقرار شائع کیا ؛

بیشک میں تو غلطی کرتا ہوں۔ ایک غلطی میری یہ بھی ہے کہ میں نے اپنے اخبار والوں کو ہمیشہ تیزی سے روکا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان کو اس قسم کے مضمون لکھنے سے قطعاً روک دیا ہے۔ مگر جب یہ خاموش ہوئے۔ تو پیام نے اور بھی زبان کھولی۔ اور وہ بدزبانی کی۔ کہ الٰہی تیری پناہ ؛

دو مسئلے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم حضرت صاحب کو احمد کہتے ہیں سو واضح ہو۔ کہ میرا یہی مذہب ہے۔ کہ احمد کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ مسیح موعود نے جو کچھ حاصل کیا۔ حضرت نبی کریم سے کیا۔ پس مسیح موعود جبھی احمد بن سکتے ہیں۔ کہ پہلے آنحضرت کو احمد مان لیا جائے باقی رہی پیشگوئی۔ سو مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور اس میں

KHILAFAT LIBRARY

آنحضرت صلعم کی ہتک نہیں۔ دیکھو عبدالرحمٰن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب اگر کہا جائے۔ کہ اگرچہ آنحضرت صلعم بھی عبدالرحمن ہیں۔ مگر نام عبدالرحمن فلاں شخص کا ہے۔ تو اس میں آنحضرت صلعم کی ہتک نہیں۔ اسی طرح اگر کہا جائے۔ کہ آنحضرت صلعم احمدؐ تھے۔ مگر نام احمد مسیح موعود کا تھا۔ تو اس میں حضور انور کی ہتک نہیں اس سورۃ کو غور سے دیکھو۔ اس میں پہلے موسیٰ کا ذکر کیا ہے پھر مسیح کا۔ اس میں مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ موسیٰ کے مثیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو مسیح کا مثیل بھی اس امت میں احمدؐ کے نام سے ضرور آئیگا۔ چنانچہ اس کے ساتھ کی سورۃ جمعہ میں پہلے نبی کریمؐ کی بعثت کا ذکر ہے۔ پھر آخر میں ایک رسول کے مبعوث ہونے کا۔ اس میں بتایا۔ کہ وہ مثیل مسیح جو آنیوالا ہے وہ بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہو کر آئے گا۔ رسول اللہ کا نام احمد نہ قرآن میں آیا نہ حدیث میں۔ نہ ماں باپ نے رکھا۔ نہ صحابہ نے کبھی پکارا۔ جس حدیث میں ہے۔ کہ میرے کئی نام ہیں۔ اور اس میں احمد بھی ایک نام بتایا ہے۔ اس حدیث میں ماحی اور حاشر اور عاقب بھی نام بتائے ہیں۔ جو قرینہ ہے اس بات کا کہ یہاں بلحاظ صفات اپنے ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔ آپنے اسی سلسلہ میں مسیح موعود کے احمد نام ہونے کے بہت سے ثبوت دئے از انجملہ بیعت کے وقت احمدؐ کے نام پر بیعت لینا پھر آپنے فرمایا۔ کہ ان آیات میں کئی دلیلیں ہیں۔ اس بات کی کہ یہاں اسمہ احمد سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں۔ اول یہ کہ یدعی الی الاسلام ہے۔ رسول اللہ تو اسلام کی طرف داعی اور اور اسلام کی بناء رکھنے والے تھے۔ پس ان کو اگر کوئی کہتا۔ تو کونوا ھودا او نصاریٰ کہتا۔ نہ یہ کہ مسلمان بنو۔

(۲) یہ کہ مستہ نودہ فرما کر بتایا۔ کہ آنحضرت کے زمانے میں تو اسلام کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب اس نور کا اتمام ہوگا۔

(۳) یہ کہ یہ وہ زمانہ ہوگا جب یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم یعنی لوگ تلوار سے نہیں بلکہ اپنی زبانی باتوں سے اور تقریروں سے نور اللہ کو بجھانا چاہینگے۔ اور وہ یہی زمانہ ہے پس احمدؐ سے مراد بھی وہی پیغمبر ہے۔ جو اس زمانہ میں مبعوث ہوا۔

(۴) لیظھرہ علی الدین کلہ تین جگہ قرآن میں آیا ہے اور تینوں مقام پر مسیح کا ذکر ہے۔ اور مفسرین نے بھی اس آیت کو مسیح موعود کے زمانے سے خاص کیا ہے۔ پس یہاں احمد سے وہی مراد ہے۔ جس کے ہاتھ پر اظہار علی الدین کلہ ہونا تھا۔

(۵) ھل ادلکم علی تجارۃ میں بتایا۔ کہ وہ زمانہ تجارتوں کے زور شور کا زمانہ ہوگا۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ اس زمانہ میں تجارت کا کسقدر زور ہے۔

(۶) کونوا انصار اللہ میں بتایا۔ کہ یہ اس پیغمبر کا ذکر ہے۔ جو لوگوں کو انصار اللہ بنائے گا۔ رسول کریمؐ کا زمانہ تو مہاجر بنانے کی آواز تھی۔

(۷) اس کے ساتھ کی سورۃ میں اول موسیٰ کے مقابلہ میں رسول کریمؐ کی بعثت کا ذکر۔ اور مسیح کے مقابلہ میں احمدؐ اور آپ کی بعثت ثانی کا ذکر جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احمدؐ نام ایک شخص آنے والا تھا جو خلق و خلق میں آپکے مشابہ ہوگا۔ اور آپکا غلام ہو کر آپکے رنگ میں رنگین۔ ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر یہ تقریر ختم ہوئی۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ اب نماز کا وقت ہے۔ نماز پڑھ لو۔ پھر بقیہ تقریر ہوگی۔

۲ بجکر ۴۵ منٹ پر پھر تقریر شروع ہوئی۔ آپنے فرمایا۔ دوسرا مسئلہ مسیح موعود کی نبوت کا ہے۔ اس کی تردید میں عجیب عجیب بیہودہ دلائل دیتے ہیں۔ ایک نے لکھا ہے کہ نبی تو وہ ہوتا ہے جس کا نام مفرد ہو۔ مرکب نہو۔ اسی طرح تو کل کوئی کہدیگا کہ نبی کے متعلق خاص قسم کی ڈاڑھی اور قد کی شرط ہے۔ دوم اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ تمام انبیاء جو آئے۔ ان کے نام مفرد ہی تھے۔ تمام نبیوں کے نام تو خاتم النبیین کو بھی نہیں بتائے گئے۔

سوم۔ قرآن مجید میں نبیوں کے مرکب نام موجود ہیں۔ مثلاً اسمٰعیل کہ مرکب ہے سمع اور ایل سے۔ اسی طرح سے ابراہیم جو مرکب ہے ابی اور رحام سے۔ موسیٰ در اصل موشے ہے۔

چہارم۔ شیر اور کفار کے نام بھی مفرد ہیں۔ پس مفرد نام ہونا کوئی خصوصیت انبیاء نہیں کہی جا سکتی۔

پھر کہتے ہیں۔ نبی وہ ہو سکتا ہے۔ جس کا ہمنام کوئی آدمی گذرا نہ ہو۔ اور اس کی دلیل ہے۔ لم نجعل لہ من قبل سمیا۔ حالانکہ اس کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ خدا نے بشارت کے طور پر کسی کا نام اسکے پہلے یحییٰ نہیں رکھا۔ (۱) ورنہ یحییٰ پہلے بھی نام تھا۔ بائبل میں پانچ دفعہ آیا ہے۔ (۲) زکریا نبی تھے۔ اور اس نام کا ایک نبی ۵۲۰ سال مسیح سے پہلے گذرا ہے۔ (۳) اور سنو کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے پانچ محمد گذرے ہیں۔ ایک محمد جشمی بنو تمیم کے قبیلہ سے ابرہہ جس نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اس کے پاس ایک محمد نام تھا۔

تیسرا اعتراض یہ کرتے ہیں۔ کہ بہت سے نام جسے دئے گئے۔ وہ نبی نہیں ہو سکتا۔

میں کہتا ہوں۔ مسیح موعود کے تو چار نام بیان کئے جاتے ہیں مگر رسول صلعم نے اپنے ۵ نام بخاری میں بتائے۔ (۱) محمدؐ۔ (۲) احمدؐ۔ (۳) حاشر۔ (۴) ماحی۔ (۵) عاقب۔ اور لوگوں نے تو ان کے ۹۹ نام گنے ہیں۔

چوتھا اعتراض ہے۔ کہ نبی وہ ہو سکتا ہے۔ جو کتاب لائے۔ حالانکہ خود مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ شارع ہونا شرط نہیں (۲) بنی اسرائیل میں ہزاروں انبیاء ایسے ہوئے۔ جو تورات کے حکموں پر چلاتے تھے۔ اور آپ صرف پیشگوئیاں کرتے تھے۔ (حضور والا نے چار حوالے ایسے پڑھ کر سنائے)۔

جو شخص ایسا کہتا ہے۔ وہ دراصل نبوت کو سمجھا ہی نہیں۔ نبوت تو ایک درجہ تقرب کا نام ہے۔ جیسے بادشاہ کے بعض افراد صاحب اسرار اور موضع سر ہوتے ہیں۔ اسی طرح جسے اللہ تعالیٰ اپنے مصفیٰ غیب کے اظہار کے لئے پسند فرمائے۔ وہ نبی ہوتا ہے۔ (ب) کتاب سے مراد اگر نئی شریعت یا بعض نئے احکام ہیں تو وہ شرط نبوت نہیں۔ جیسا کہ پچھلے انبیاء کے حالات پر غور کرنے اور مسیح موعود کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے مراد الہامات کا مجموعہ ہے۔ تو وہ تو مسیح موعود کا بھی ہے۔ اور اسی نے البشریٰ کے نام سے تیار کیا ہے۔ جو اب معترضین میں سے کا ایک ہے۔

(ج) مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ مجھے اسقدر نشان دیئے گئے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی اس سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ اب تعجب ہے۔ کہ ان نشانوں سے ہزار نبی کی نبوت تو ثابت ہو جائے۔ مگر خود اس شخص کی نبوت ثابت نہ ہو۔ جسپر ہزار نبی کے نشانات نازل ہوئے۔

(د) ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ یہ خدا کی طاقتوں کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ نبی نہیں بنا سکتا تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

مگر ضرور تمیں تو ہر وقت دامی ہیں۔ اس لئے ایک نبی پچھلے نبیوں میں سے رکھ چھوڑا۔ کہ بوقت ضرورت کام آئے گا۔

(۵) آئندہ نبی نہ ہونے کے عقیدہ سے رسول اللہ کی سخت ہتک لازم آتی ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ نبوت ایک انعام ہے یا نہیں۔ یہ ایک فیض اور موہبت الٰہی ہے۔ یا نہیں۔ تو اب کیا محمد رسول اللہ کے آنے کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ دنیا سے یہ فیض موہبت یہ انعام بند ہو جائے۔ کیا کسی مدرسہ کی یہ خوبی بھی سنی گئی ہے۔ کہ ہمارے مدرسہ سے اب کوئی پاس نہیں ہوتا آپ کو اچھے استاد مانا گیا۔ کہ آپکے شاگردوں میں سے ایک بھی درجہ نبوت کو نہ پہنچے گا۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ دیکھیں نبی کریم کی عزت کس عقیدہ میں ہے۔ آیا آپکے بعد نبوت کا دروازہ کھلا رہنے میں۔ مسیح موعودؑ تو فرماتے ہیں ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ اپنا نام نہیں۔ نام تو آپ کا غلام احمد تھا ؎

بیا بنگر ز غلمان محمد میں یہ نہیں کہا۔ کہ جس کا نام غلام محمد ہو۔ وہ کرامت دکھاتا ہے۔ پس اس میں یہ بتایا۔ کہ احمد کا غلام ہو کر ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ یعنی ہمارے نبی کریم کو وہ عزت دیگئی ہے۔ کہ اس کے غلام بھی نبی ہو کر اگلے انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ پس اس کی شان کا اندازہ کرو۔ جو اس غلام کا آقا ہے۔

حضور نے نہایت افسوس ناک لہجہ میں فرمایا کہ ایک وہ قومیں ہیں۔ جو گمراہ ہیں۔ مگر اپنے محسن اپنے آقا اپنے مرشد کو وہ درجے دئے جو خدا نے نہ دئے تھے۔ مگر ایک یہ قوم ہے کہ جو اپنے مبعوث کو وہ درجہ بھی نہیں دیتی جو خدا نے اُسے دیا۔ اور جس کا اس نے بارہا دعویٰ کیا۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا چند اور باتیں ہیں۔

اوّل۔ عالم اور جاہل میں وہی فرق ہے۔ جو اندھے اور سوجاکھے میں۔ علم وہ چیز ہے۔ جو گمراہی سے نکال کر ہدایت دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت عالم ہو۔ جاہل نہ رہے وہ صحابہ کرامؓ کو دیکھے۔ کہ وہ کیونکر ظلمات سے نکل کر بڑے بڑے عالم اور ایک جہان کے معلم بن گئے۔ حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ سنایا۔ جب وہ ایک میدان میں ایک لاکھ فوج کے ساتھ ٹھہر گئے۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ آپ کو وہ زمانہ یاد آگیا جب آپ اونٹ یہاں چرانے آتے تھے۔ اور ذرا سی سستی پر باپ نے ان کو مارا تھا۔ یعنی اونٹوں کے چرانے والے اور چھوٹے چھوٹے تاجر جن کی تجارت کا سامان آجکل کے بعض تجار کی ایک الماری میں آجائے۔ دین و دنیا کے پیشوا بن گئے کس کی طفیل۔ علم کی طفیل۔ یہ علم کہاں سے حاصل ہوا قرآن مجید سے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن پڑھنے کی کوشش کریں۔ اور کوئی یہ نہ کہے۔ کہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے بیسائیوں میں بعض ایسے لوگ ہیں۔ جن کی عمر ۷۰ سال ہو گئی ہے۔ اور انھوں نے غیر زبانیں سیکھی ہیں۔ یہ تو قرآن مجید ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ قرآن مجید پڑھنے کے لئے تو ناخواندگی کا عذر پیش کرتے ہیں مگر جب کسی رشتہ دار یا دوست کا خط یا عدالت سے سمن آئے۔ تو اُس کے پڑھا کر سننے میں سستی نہیں کرتے۔ ناخواندہ ہونا قرآن مجید یا حدیث پڑھنے سے مانع نہیں۔ صحابہ میں کئی تھے جو لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ مگر حدیث و قرآن کے عالم تھے۔ پس جو پڑھ نہیں سکتے۔ وہ کسی سے پڑھا کر ہی سنیں۔ موجودہ جھگڑا جو ہوا ہے۔ یہ بھی حضرت اقدس کی کتابیں نہ پڑھنے یا پڑھا کر نہ سننے کا نتیجہ ہے۔ تم اپنی طرف سے نیک کوشش میں لگے رہو۔ پھر اگر سعی ناتمام رہے۔ تو بھی اجر پورا ملیگا۔ میں نے اس کے لئے چند تجاویز سوچی ہیں۔

(۱) اردو ترجمہ تیار کیا ہے۔ جو چھپ کر کل تک آجائیگا (یہ ترجمہ دوسرے روز آگیا۔ اور احباب جو باہر کے رہنے والے ہیں۔ اور اخبار میں مدت سے پڑھ رہے تھے۔ کہ ترجمہ تیار ہو رہا ہے۔ وہ اس مستعدی کا اندازہ نہیں لگا سکتے جو اس ترجمہ کی تیاری میں ہوئی۔ یہ ترجمہ بھی حضرت فضل عمرؓ کی اولوالعزمی کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ ۱۷۔ دسمبر تک صرف ۱۶ صفحے چھپے ہوئے موجود تھے۔ باقی ۱۲۲ صفحے صرف ۸ دن میں لکھے گئے۔ اور مسودہ بھی اس حالت میں تھا۔ کہ اس میں بہت سا کام کرنا باقی تھا۔ ترجمہ بھی انہی آٹھ دنوں کے اندر ہوا۔ اور پھر قاضی فضل کریم صاحب جو ایک نہایت مخلص احباب میں سے ہیں۔ چوبیس ۲۴ گھنٹہ میں ایک ہزار چھپوا کر ساتھ لائے فجزاہ اللہ احسن الجزاء)۔

(۲) اسباق قرآن کا ایک سلسلہ جاری کیا ہے جس میں ہر حرف ہر لفظ کے معنی الگ کئے گئے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ قواعد بھی بتائے جاتے ہیں۔ پہلا سبق جو فاتحہ کے متعلق ہے۔ وہ انہی دنوں میں چھپ جائیگا۔ (ترقی اسلام سے مل سکتا ہے) قیمت ۔ر۔

(۳) شریعت کے مسائل کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جو جامع ہوں۔ ان کا انتظام میں نے جماعت علماء سے کرایا ہے۔ زکوٰۃ کا رسالہ تیار ہو چکا ہے۔ جو اگرچہ ۱۲ صفحے کا ہے مگر اس پر سخت محنت کرنی پڑی۔ کیونکہ نہ فقہاء کی کتابوں پر کلی اعتبار ہو سکتا تھا۔ نہ صرف اہلحدیث پر۔ کیونکہ حدیث کے ایک ٹکڑے سے کچھ نتیجہ نکلتا ہے لیکن اگر اس کے ساتھ دوسرا ٹکڑا ملجائے۔ تو پھر اور اصلیت کھلتی ہے غرض میں نے اپنے سامنے اس رسالہ کی تصحیح کروائی ہے۔ (یہ رسالہ بھی چھپ گیا ہے۔ ایک پیسہ پر ملیگا) احباب کو چاہیئے۔ کہ اسے اکثر پڑھتے رہیں حتیٰ کہ مسائل یاد ہو جائیں۔ اسی طرح میرا ارادہ ہے۔ نماز روزہ کے متعلق مسائل شائع کئے جائیں۔

(۴) اعتقادات کے متعلق چھوٹے ٹریکٹ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ ہستی باری کے دلائل تو مدت سے شائع ہو چکے ہیں۔ اب تقدیر۔ ملائکہ وغیرہ معتقدات کے متعلق ٹریکٹ تیار کراؤں گا۔ لوگ بہت کم سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پر کیسا ایمان ہونا چاہیئے۔ پیروں نے انھیں ایسا گمراہ کر دیا ہے۔ کہ خود خدا بن بیٹھے ہیں۔ اور نحن اقرب الیہ من حبل الورید سے غلط فہمی ڈالتے ہیں۔

(۵) میرا ارادہ ہے۔ کہ کچھ مدرس مقرر ہوں۔ جو ایک ایک مہینہ ہر جگہ پر قیام کریں۔ اور لوگوں کو دین سکھائیں۔

بعض لوگ عورتوں کو دین سے واقف کرانا ضروری نہیں سمجھتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے خلقکم من نفس واحدۃ فرما کر بتایا۔ کہ الناس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اور دین سیکھنے کا وہ بھی حق رکھتی ہیں۔ پھر تزوج فرما کر بتایا۔ کہ عورت ایسی شخصیت ہے۔ کہ مرد اس کے ملنے کے بغیر کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ تعجب ہے کہ لوگ عورتوں کو زیور پہناتے ہیں۔ ریشمی لباس دیتے ہیں۔ مگر ان کے دین کا فکر نہیں کرتے۔ اصل ہمدردی اور قدردانی اور محبت تو یہی ہے۔ کہ انھیں دین سکھایا جائے۔ ورنہ ریشم اور سونا چاندی تو امراء اپنے حیوانوں کو بھی پہنا دیتے ہیں۔ بلکہ بے جان چیزوں کو بھی۔

بعض لوگ اپنی بیوی کو صرف بیعت کرا دیتے ہیں۔ تاکہ جنازہ پڑھ سکیں۔ مگر بیعت تو ناکارہ ہے۔ اگر وہ دین سے جاہل ہے۔ اگر بیبیوں کی جسمانی بیماریوں کے لئے تم میں سے کئی مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ مگر ان کی روحانی بیماریوں سے شفا کے لئے مجھے بہت کم لکھتے ہیں سنو! اور یاد رکھو۔ ماؤں کا اثر بچوں پر پڑتا ہے۔ پس تم اگر اپنی اولاد کو احمدی بنانا چاہتے ہو۔ تو ان کو تعلیم دو۔ اپنی اولاد کو تعلیم دو۔ تاکہ تمہاری نسلیں تم سے بھی بڑھ کر جوش کے ساتھ کھڑی ہوں ؛

KHILAFAT LIBRARY

چوتھی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ کہ جو شخص گورنمنٹ کا باغی ہو۔ اور اس کے مقرر کردہ افسروں کی اطاعت سے بے خبر یا ناواقف اسے کوئی اپنا سردار بنا کر گورنمنٹ کے حضور اپنی عرضداشت لیجائے۔ پس جس نے بیعت نہیں کی۔ وہ اس قابل نہیں کہ خدا کے حضور نماز میں تمہارا امام ہو۔ جیسے ایک غیر احمدی کا فرض ہے۔ کہ جب تک وہ بیعت میں داخل نہ ہو۔ مسیح موعود اور اس کے متبعین کو مسلمان نہ سمجھے۔ ایسے ہی ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ جو مسیح موعود کی بیعت میں نہیں۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے ؛

نماز جنازہ کے متعلق بھی یہی حکم ہو۔ کہ اسی کا پڑھو۔ جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہے۔ نماز جنازہ تو اسلام نے منافقوں کے لئے جائز نہیں رکھی۔ جو زبان سے ایمانیات کا اقرار کرتے ہیں۔ تو پھر ان کے لئے کیونکر جائز ہو سکتی ہے جو زبان سے بھی اقرار نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے اپنے بیٹے فضل احمد کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اگرچہ اس کی وفات پر فرمایا۔ یہ میرا ہمیشہ تابع فرمان رہا۔ اس نے حسب الحکم اپنی بیوی کو طلاق بھی دیدیا تھا۔ حالانکہ خود اس کے نزدیک اس کی بیوی کا قصور نہ تھا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں سے نیک سلوک نہ کرو۔ نیک سلوک کرو۔ ہمدردی کرو۔ جیسا کہ حق ہے۔ مگر دینی معاملہ ہو۔ تو فوراً الگ ہو جاؤ۔ اور بجائے منافقت اور چھپنے کے صاف طور پر انہیں اپنی مجبوری جتا دو۔ کہ ہم جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔ اور جب ہم ناحق پر ہیں۔ تو پھر ہماری دعائیں بھی تمہارے لئے مفید نہیں ہو سکتیں۔ غیر احمدی کے نابالغ بچہ کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ کیونکہ چھوٹے بچے اپنے باپ کے مذہب پر اسلام میں سمجھے جاتے ہیں ؛

پانچویں بات۔ غیر احمدی کو اپنی لڑکیوں کا رشتہ نہ دو۔ کبھی اس بارے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ ہماری جماعت سے وہ نہیں ہے۔ جو لڑکی غیر احمدی کو دے۔ چار کروڑ سے وہ دس بہتر ہیں۔ جو حضرت اقدس کے حکم پر چلیں ؛

چھٹی بات۔ گورنمنٹ کے ہم پر بہت احسان ہیں۔ ان احسانوں کا مالی۔ جانی۔ لسانی شکریہ ادا کرو۔ جو وفاداری نکریں۔ ان کے ساتھ تعلق نہ رکھو۔ بلکہ حکام کو اطلاع دیدو۔ گورنمنٹ نے ہماری جماعت کی بہت مدد کی ہے ابھی تازہ واقعہ ہے مالابار کے احمدیوں کو سخت دکھ دیا گیا۔ حتّٰی کہ مردے دفن کرنے سے ان کو روک دیا۔ گورنمنٹ نے اپنے پاس سے ان کو مقبرہ اور مسجد کے لئے زمین دی۔ اور ان کے مخالفین کے رئیس کو ڈانٹا۔ کہ احمدیوں کو دکھ نہ دیا جائے۔ میں تو حضرت اقدس کی شکر گذاریوں پر جو محسن گورنمنٹ کی کی ہیں۔ نظر کر کے **والنٹیر ہو کر جنگ میں جانے کو بھی تیار تھا۔** مگر کیا کروں۔ خلافت کا بوجھ ہے۔ یہ ایک امانت ہے۔ جو میرے سپرد ہے سوا پانچ بجے تقریر ختم ہوئی ؛

مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد نور میں جمع ہوئیں ؛

چونکہ وقت نہیں تھا۔ اس لئے نبوت کے متعلق شہادتیں نہیں سنائی جا سکیں۔ میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر اختلافات سلسلہ پر تھی۔ اس لئے پروگرام میں ایسا وقت تھا۔ کہ احباب جن کی تعداد ساڑھے تین ہزار تھی۔ کھانے سے فارغ ہو کر اس وقت نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اور اس میں حرج بھی تھا۔ پس تجویز ہوئی۔ کہ نماز کے بعد ہی جلسہ ہو جائے۔ مگر میر صاحب کو اطلاع پہنچانے میں اور روشنی کرنے میں دیر ہوئی۔ احباب انتظار کر کے چلے گئے۔ سوا ڈیڑھ سو کے قریب احباب رہ گئے۔ میر صاحب تشریف لائے۔ پھر جوں جوں احباب کو معلوم ہوا۔ آتے گئے حتّٰی کہ مسجد کا کمرہ بھر گیا۔ میر صاحب نے بیان کیا۔ کہ نبوت اور کفر کے متعلق تو کچھ نہ کچھ اختلاف پہلے بھی تھا۔ جب تک خلافت کی بیعت میں سب نہ تھے۔ یہ اختلاف مٹا رہا۔ لیکن جب کچھ لوگ خلافت کے منکر ہوئے تو یہ اختلاف رونما ہوا۔ پس سب سے پہلے مسئلہ خلافت کو سمجھنا چاہئے اور اس کے لئے سب سے پہلی کتاب الوصیت ہے ؛

(۱) اس میں آپ نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کی بشارت دی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ قدرت ثانیہ کیا چیز ہے۔ سو آپ نے نبی کریمؐ کے بعد ابو بکرؓ کی مثال دیکر بتا دیا۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ جیسے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح سے نبی کریم پر آنے والی وحی کی قسم وحی قرار دی ؛

دوسری بات۔ آپ نے فرمایا۔ وہ قدرت آ نہیں سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ غلبۂ اغیار پر بھی مسیح موعود کا موجود تھا۔ انجمن بھی تھی۔ پس وہ کونسی نئی بات ہو سکتی ہے جو مسیح موعود کی وفات کے بغیر نہیں آ سکتی۔ لامحالہ وہ خلافت ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں جو وفات پر موقوف ہے ؛

تیسری بات۔ قدرت ثانیہ ایک اجمال ہے۔ اور اس کی تفصیل دوسرے موقعہ پر فرمائی۔ کہ رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو ان کے بعد خلیفہ ہوتے ہیں۔ جو اس فتنہ و تزلزل کو مٹاتے ہیں۔ جو نبی کی وفات سے پیدا ہوتا ہے ؛

چوتھی بات۔ جب زمانہ بتا دیا جائے۔ تو ٹھوکر نہیں لگتی۔ مثلاً مہدی کے زمانہ کا نشان بتا دیا۔ کسوف خسوف غیر معمولی تاریخوں میں ماہ رمضان میں۔ اسی طرح آپ نے قدرت ثانیہ کے آنے کا وقت بتایا۔ جب میں وفات پاؤں گا۔ اب وفات کے بعد معاً کیا آیا۔ سب کہیں گے۔ خلافت پس قدرت ثانیہ خلافت ہی تھی ؛

پانچویں بات۔ وصیت میں پیشگوئی فرماتے ہیں۔ یہ خدا کی سنت ہے۔ کہ نبی کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ آتی ہے۔ اب لن تجد لسنت اللہ تبدیلا کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں۔ انبیاء کی وفات کے بعد خلافت ہی قائم ہوتی ہے ؛

چھٹی بات۔ حمامۃ البشریٰ میں ہے۔ ثم ساق المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ۔ آپ نے یہ جو کچھ فرمایا حدیث کی بنا پر فرمایا۔ پس خلیفہ کا مفہوم وہی لیا جائے گا۔ جو شریعت میں ہے۔ اور جو کلام نبوی میں ہم مراد لیتے ہیں ؛

ساتویں بات۔ آیت استخلاف میں ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک ہے۔ دوسری طرف ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اب خلفاء غیر احمدی نہیں ہو سکتے۔ پس اگر احمدی سلسلہ میں خلافت نہیں رہی۔ تو یہ وعدہ کیونکر پورا ہوگا ؛

KHILAFAT LIBRARY

آٹھویں بات پیغام صلح میں حضور نے فرمایا۔ کہ تین لاکھ جو جماعت احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور فرمایا۔ کہ دوسرے مسلمانوں کا کوئی واجب الاطاعت لیڈر نہیں اب حضرت اقدس نے تو ہمیشہ رہنا نہیں تھا۔ اور عہد ہمیشہ کے لئے باندھتے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ احمدی جماعت ہمیشہ کسی واجب الاطاعت پیشرو کی ماتحت رہیگی۔ اور یہ خلافت کی دلیل ہے ؛

نویں بات حضرت اقدس نے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کے مباحثہ پر ریویو کرتے ہوئے فرمایا۔ پہلے قرآن مجید۔ پھر احادیث۔ پھر فقہ حنفیہ اور پھر علماء کا اجتہاد۔ اب قرآن سے بھی خلافت ثابت ہے احادیث و سنت سے بھی۔ پھر ہمارے علماء نے سب سے پہلے جو اجتہاد کیا اس سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت ہے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد معاً خلافت قائم ہوئی ؛

میر صاحب کا لکچر قیمتی معلومات کا گنجینہ ہے۔ کوشش کیجائے گی۔ کہ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں وضاحت سے بیان کیا جائے ؛

۴ بجے حضرت نے تقریر شروع کی ؛

حضور نے اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھ کر فرمایا۔ کہ رسول اللہ کے استغفار کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے مسلمان عیسائی ہو گئے۔ قرآن مجید میں تین جگہ رسول اللہ کے لئے استغفار کا لفظ آیا ہے۔ اور تینوں جگہ دشمنوں کے ہلاک ہونے اور آپ کی فتح کا ذکر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب مفتوح قوموں کی تعداد بڑھتی ہے۔ تو فاتح قوم میں بھی اس کی بدیاں آجاتی ہیں۔ نبی کا کام ایک معلم کا کام ہے۔ اور ایک معلم بلحاظ بشریت اتنی تعداد کو سنبھال نہیں سکتا۔ تو اس میں نقص آنیکا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ لاکھوں کی جماعت کو سبق دینا انسان کا کام نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے۔ کہ بعض تعلیم سے خالی رہیں۔ یا خام رہیں۔ تو اللہ نے فرمایا۔ کہ اس کے لئے دعا کرو۔ کہ مولیٰ یہ اب آدمی کا کام نہیں رہا۔ تو خود ہی ان کا محافظ ہو۔ اور آپ ہی اپنے بندوں کا سنبھال۔ اور اس میل جول کے بد نتائج سے محفوظ رکھ ؛

اس استغفار کا نتیجہ ہے۔ کہ رسول اللہ کے زمانے میں جو ملک اسلام لائے۔ وہ کسی ایسے فتنہ میں شریک نہیں ہوئے۔ جو مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہو۔ کوفہ۔ بصرہ۔ مصر کے لوگ تو شامل ہوئے۔ مگر یمن۔ حجاز۔ نجد کے شامل نہ ہوئے بلکہ میں کہتا ہوں۔ شام بھی شامل نہیں ہوا۔ جو گو رسول اللہ کے عہد میں فتح نہیں ہوا تھا۔ مگر حضور انور نے وہاں فوج کشی کی تھی۔ اتنی برکت بھی کام دے گئی۔ یاد رکھو۔ کہ ترقی کا زمانہ وہی ہوتا ہے۔ جب فساد پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور خدا نے مجھے پہلا موقعہ دیا ہے۔ کہ قرآن سے علم پا کر تمہیں اس فتنہ سے متنبہ کرتا ہوں۔ اور اس کا علاج بتاتا ہوں۔ جس سے خلافتیں تباہ ہوئیں۔ اور خلافت کا سلسلہ رک گیا۔ اور مسلمانوں میں تباہی آئی۔ اس آنے والے فتنہ کے سامنے یہ فتنہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ تو ایسا فتنہ ہے جو سمندر کی طرح لہریں مارتا ہے ؛

سنو! وہ وقت قریب ہے۔ جب گاؤں کے گاؤں فوج در فوج لوگ سلسلہ میں شریک ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ مسیح موعود کے صحابہؓ اور خدا کے مقرر کردہ مرکز میں رہنے والے جنہوں نے مسیح موعود کے مبارک ہاتھوں سے تربیت پائی۔ بطور ستون کے ہیں۔ ان نئے آنیوالوں کے دلوں میں وہ جوش وہ ایمان وہ اخلاص نہیں ہو سکتا۔ جو ان صحابہ کے دلوں میں ہے۔ میرا یہ مذہب تو نہیں۔ کہ صحابہؓ نبی سے بڑھ کر بعد میں آنے والوں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر غالب و اکثر حصہ صحابہؓ کا ہی اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔ ہاں صحابہ میں سے جو ادنیٰ یا اوسط ہوں۔ ان سے بعد میں آنے والے خواص مثلاً سید عبدالقادر جیلانی امام ابوحنیفہ وغیرہ فقہا و اولیائے اسلام ہاں جزوی فضیلت صحبت کی جو صحابہؓ کو ہے وہ دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتی ؛

پس بعد میں آنے والوں کے لئے یہ تو ممکن ہے۔ کہ وہ علم میں بڑے ہوں حضرت اقدس کی کتابوں اور تحریروں کو بھی خوب پڑھیں مگر وہ خشیت اللہ جو ایک نبی کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ ان سب میں نہیں ہو گی ؛ ہمارے بعد آنے والے ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔ کتابیں پڑھ سکتے ہیں مگر خشیت اللہ نہیں پڑھ سکتے۔ وہ تو تم سے سیکھیں گے پس قبل اس کے کہ ان لوگوں کا اژدہام ہو۔ تم معلم بننے کے لئے تیار ہو جاؤ تم آج گمراہ سمجھے جاتے ہو۔ مگر وقت آتا ہے۔ کہ تم ایک دنیا کے ہادی ہو گے۔ مسیح موعود نے تو تمہیں کہا۔ کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ مگر میں اسی کے ساتھ کہتا ہوں۔ وہ وقت بھی آئیگا۔ کہ مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت پانے والوں سے دنیا کی قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ہر انعام کے ساتھ ابتلا ہے۔ سنو! جب فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ تو وہ مدینہ (مرکز اسلام) میں نہیں آتے تھے۔ انہوں نے قرآن مجید پڑھا۔ مگر وہ خشیت ملل زکی جو صحابہ میں تھی۔ پس انہوں نے صحابہ کو قتل کیا اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے۔ اس فتنے میں صحابہ سے کوئی شریک نہ ہوا۔ سوائے عمار بن یاسر اور محمد بن ابی بکر اور ایک اور کے اور یہ بھی جس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں اگرچہ وقت تنگ ہے۔ مگر تمہیں بتاؤں گا۔ پس اگر تم اس فتنہ سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اپنے آپ کو معلم بنانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور مرکز سلسلہ سے تعلقات مستحکم کرو۔ یہاں بار بار آؤ۔ بار بار ملنے سے خلافت سے تعلقات مستحکم کرو۔ جھوٹی افواہوں سے بچو۔ بعض شریر مرکز میں رہ کر بعض ایسے خطوط لکھتے ہیں۔ جن سے نیکدل صحابہ بھی غلط فہمی میں پڑ سکتے ہیں۔ مگر وہی صحابہ مسیح موعود جو خود مرکز میں اکثر نہیں آتے یا آتے ہیں تو ایسے طور پر رہکر چلے جاتے ہیں۔ کہ ان کو اصل حالات سے خبر نہیں ہو سکتی۔ پس تم مرکز سے اپنے تعلقات مضبوط کرو۔ قادیان کی ایک ایک اینٹ خدا کی ہستی کو ثابت کرتی ہے وہ مقام جس میں نبی مبعوث ہوا سے برکت دیجاتی ہے۔ ابھی تو ہمارے لئے ایک اور فضل بھی ہے۔ کہ مسیح موعود کے صحابہ موجود ہیں۔ پھر وہ بھی موجود ہے جس کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسوقت کو مبارک سمجھو۔ مدینہ کیوں بابرکت ہے اس لئے کہ رسول اللہ نے اس میں اپنی عمر کے دس سال گذارے قادیان میں رسول اللہ کے بروز کامل نے اپنی ساری عمر گذاری مدینہ اب تک بابرکت ہے اور اس کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بہت بڑا ثواب ہے حالانکہ نہ اس میں صحابہ ہیں۔ اور اب تو مسجد کے امام بھی وہ ہیں۔ جو مسیح موعود کے منکر ہیں۔ پس قادیان کی عظمت کو سمجھو اور یہاں بار بار آؤ ؛

اس کے بعد حضور نے تمام وہ تاریخ نہایت دردناک الفاظ میں سنائی جس سے حضرت عثمان شہید ہوئے۔ اور آپ نے بتایا۔

کہ کسطرح شریروں نے خود بخود دُور دراز خط لکھ کر مرکز اسلام مدینہ سے اور خلافت سے باہر کے لوگوں کو بدظن کیا۔ اور پھر حضرت علی اور حضرت عثمان کے آپسمیں اختلاف کی افواہیں اڑائیں۔ اور باہر کے گورنروں کی نسبت جھوٹی شکائتیں سنائیں۔ اور دل میں یہ مرکوز کر دیا۔ کہ بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اور پھر اسی سلسلہ میں حضرت علی اور طلحہ و زبیر اور حضرت عائشہ کی باہم غلط فہمیوں کا تذکرہ کیا۔ اور اخیر پر فرمایا۔ کہ دیکھو تم صحابہ کی طرح ایسے لوگوں ایسے مفسدوں پر نیک گمان نہ کرنا۔ بلکہ خود مرکز میں آکر مرکز میں رہکر اصلی حالات معلوم کرنا۔ اور جب کوئی فتنہ اُٹھنے لگے وہیں اسکا علاج کرنا اور استغفار پر بہت زور دینا۔ آپنے یہ بھی فرمایا۔ کہ ایک طرف کہتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب خلیفۂ اوّل انجمن پر حکومت نہیں چاہتے تھے۔ اور اسے مطاع سمجھتے۔ اور دوسری طرف میر حامد شاہ صاحب کے پاس ان کے دستی خط موجود ہیں کہ مولوی صاحب انجمن پر حکومت کرتے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے خاص علم دیا ہے۔ کہ خلیفوں کی خلافتیں کیونکر تباہ ہوئیں۔ پس ان اسباب کا تم ازالہ کرو میں نہیں جانتا کہ ایسے فتنے میرے زمانہ میں آئینگے یا کسی میرے بعد آنے والے خلیفے کے زمانہ میں میرے پر تو اللہ کا فضل ہے۔ کہ یہ صحابہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جن کے دلوں میں خشیت الٰہی ہے۔ مگر خدا کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں۔ اس آنے والے پر اور ہزاروں برکت اس مرد پر جو اس زمانہ میں آئیگا۔ جب صحابہ نہیں ہونگے یا بہت کم ہونگے حضرت علی سے کسی نے کہا۔ کہ ابوبکر و عمرؓ کے عہد میں تو ایسے فتنے اور بدانتظامیاں نہیں ہوتی تھیں۔ تو انھوں نے جواب دیا۔ کہ ابوبکر و عمر کے ماتحت تو میرے جیسے تھے۔ اور میرے ماتحت تم جیسے ہیں۔ یہ حالات اور الفاظ ایسے رقت انگیز اور موثر تھے۔ کہ چار ہزار احمدیوں میں سے کوئی ایسی آنکھ نہ تھی جو اشکبار نہ ہو۔ اور کوئی ایسا دل نہ تھا جو اس وقت محبت الٰہی میں بیقرار نہ ہو۔ بعض لوگ چیخیں مار مار کر رو رہے تھے اس وقت ملائکہ کی رحمت اور سکینت الٰہی کا نزول تھا۔ خدا کے اولوالعزم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ دیر تک دعا فرمائی۔ سوا چھ بجے تقریب تقریر ختم ہوئی۔ وضو کیا نماز مغرب و عشاء پڑھی۔ اس وقت بھی لوگ رو رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک ابر کا ٹکڑا آیا۔ اور آسمان سے آب نصرت ٹپکنے لگا۔ انتخابات کے وقت بوندیاں پڑ رہی تھیں۔ وہ ایسی قبولیت کا وقت تھا۔ کہ میں یقین کرتا ہوں۔ اس وقت جو دعائیں کی گئیں۔ قبول ہوئیں۔

۲۹۔ دسمبر کو صبح سے لوگ جانے شروع ہوئے۔ مگر نصف سے زیادہ ابھی یہیں تھے۔ مسجد اقصےٰ میں مفتی صاحب نے پیارے مہدی کے پیارے حالات سُنائے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۱) ایکبار کسی نے شکایت کی۔ کہ فلاں نان پر روٹی چراتا ہے۔ فرمایا ایک روٹی کے لئے وہ دوبار دوزخ میں منہ ڈالتا ہے۔ اگر وہ تم جیسا متقی ہوتا کیوں تمہارے جیسی اعلیٰ ملازمت پر نہ ہوتا۔ (۲) ایک نوکر کی مختلف شکایات حضور میں پیش ہوئیں۔ فرمایا کوئی ایسا نوکر لا دو۔ جسمیں کوئی نقص نہ ہو۔ پھر اسے موقوف کر دیں گے۔ (۳) اسلام کی فلاسفی کا مضمون حضور نے لیٹے لیٹے بحالت علالت لکھا تھا۔ جو آج یورپ والوں کو زندگی اور روحانی صحت بخش رہا ہے۔ خواجہ صاحب نے اسی مضمون کی طفیل ابتدا میں لوگوں کو اسلام کیطرف متوجہ کیا اب تو اپنے ہادی کا نام ستم قاتل سمجھتے ہیں۔

چونکہ خواجہ صاحب کا ذکر آگیا تھا۔ اس لئے اس ضمن میں مفتی صاحب نے اس امر کو واضح کیا۔ کہ حیدرآباد میں یہ کہکر کہ میں جو اسلام پیش کرتا ہوں اسمیں مسیح موعود کا ذکر نہیں جو روپیہ حاصل کیا۔ وہ انکی کامیابی نہیں بلکہ یہ دراصل غیر احمدیوں کی کامیابی ہے۔ کیونکہ پہلے خواجہ صاحب نے صحیفہ آصفیہ لکھا۔ اور اسکی سطر سطر میں حضرت اقدس کا نام لکھا۔ اسوقت حیدرآباد میں انکی کتاب ردّی میں ڈالی گئی۔ کیونکہ خواجہ صاحب کا منشا احمد مرسل کی رسالت ثابت کرنا تھا۔ اور غیر احمدیوں کا منشا تھا کہ یہ نام اسلام کیلئے ستم قاتل ہے۔ اب دیکھئے خواجہ صاحب جاتے ہیں اور حضرت صاحب کا نام ستم قاتل بتاتے ہیں۔ تو انکی آؤ بھگت ہوتی ہے اب بتاؤ کامیاب کون ہوا۔ خواجہ یا غیر احمدی۔ اسی سلسلہ میں آپنے وہ قصہ بھی سنایا۔ کہ اسلام کی فلاسفی کا مضمون بالا رہنے کے متعلق جو اشتہار تھا اسے خواجہ صاحب نے لاہور میں قبل از وقت شائع کرنیسے احتراز کیا۔ چند اشتہاران سے گویا چھین کر تقسیم کئے گئے۔ یہ ان کے ایمان اور ایقان مسیح موعود کا پردہ براندار ہے۔ بلکہ مضمون دیکھکر گھبراہٹ ظاہر کی تو حضور نے فرمایا۔ عطار کی دوکان میں عطر کی خوشبو نہیں آتی۔ اسے باہر لیجاؤ۔ تا تمہیں معلوم ہو۔ کہ اسمیں کیا ہے؟ اسی سلسلہ میں آپنے بتایا کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے تو جو کام کرتے ہیں وہ اس جلسہ کی رونق اور دو ہزار کے قریب ایجال میں نئے احمدی ہونے سے واضح ہے اور جو خلیفے انسان نے بنائے انکا کام اور انجام دیکھئے۔ میر حامد شاہ صاحب تو خلافت ہی چھوڑ کر حضرت فضل عمر کے خدام میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد آپنے پیارے مہدی کے پیارے حالات سنانے شروع کئے۔

(۱) عورتوں کے متعلق فرمایا۔ یہ بعض مرد جو انھیں مارتے ہیں یہ اگر پہلوان بننا چاہتے ہیں۔ تو اکھاڑے میں جائیں ایک ضعیف الخلقت پر زور جتانا کونسی مردانگی ہے۔ (۲) حضرت ام المومنین نے ایکبار زور دیا۔ کہ دالان بنوایا جائے۔ مولٰنا عبدالکریم مانع ہوئے۔ کہ صحن چھوٹا ہو جائیگا۔ آپنے فرمایا۔ جس پاک اولاد کا وعدہ خدا نے مجھے دیا۔ وہ اس کے بطن سے ہوگی۔ اس لئے میں تو اسے شعائر اللہ سے سمجھتا ہوں۔ اور اسکا ادب کرتا ہوں (۳) ایک دفعہ اس لڑکے کو جو میاں شریف احمد کو اٹھائے جا رہا تھا۔ کسی نے مارا۔ حضور نے فرمایا۔ اس مارنے والے نے میری بے ادبی کی۔ کیونکہ اس نے اس بچہ کے اٹھانے والے کو مارا۔ جو خدا کا ایک نشان ہے۔ وہ لوگ غور کریں جو حضرت صاحب کی پاک اولاد پر زبانوں کی چھریاں تیز کرتے رہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے اس موقعہ پر لطیف بات بیان کی کہ دعائیں تو حضور نے سب خدام کے لئے کیں مگر اپنے بیٹوں کیلئے جو دعائیں کیں انہیں چھپا دیا۔ اسمیں کیا حکمت تھی؟ یہی کہ بگڑنے والے مرید سوچیں۔ جب میری دعاؤں سے تم لوگ بڑے بن گئے تو کیا وجہ ہے کہ جن کے حق میں مینے ایسی ایسی دعائیں کیں ہیں۔ وہ مرجع شہان اور دین کے رہبر نہ بنیں۔ (۴) حضور کی نماز کا طریق سنایا۔ فاتحہ ضرور پڑھتے تھے۔ مگر رکوع پالینے والے کی رکعت ہو جانے کا فتویٰ دیتے تھے۔ (ب) وتر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ (۵) حضور مجھے یکہ میں ساتھ بٹھاتے تھے۔ ایک بار سخت دھوپ میں گورداسپور سے چلے۔ اللہ نے ابر کا ٹکڑا ایسا جس نے قادیان تک سایہ کیا (۶) لباس میں حضور تکلف نہ کرتے تھے۔ غرارہ بھی پہنا ہے۔ غرغری پاجامہ بھی۔ کوٹ بھی۔ واسکٹ بھی چوغہ بھی۔ جوتا جیسا ہوتا پہن لیتے۔ بوٹ بھی پہنے۔ مگر دائیں بائیں کے متعلق دقت پیش آنے کی وجہ سے اتار دیا۔ (۷) خواجہ صاحب نے ایک دفعہ سارا سر منڈوایا فرمایا۔ خواجہ صاحب یہ تو منافقوں کی علامت ہے۔ (۸) حضور سے بڑھکر میں نے کسی کو سخی نہیں پایا۔ جب کوئی دوائی مانگی جاتی۔ تو سو سو روپے قیمت کی دوائی بھی دیتے۔ تو مٹھی بھر کر۔ (۹) خدام کے درمیان ایک دوست کی طرح بیٹھتے۔ اپنے لئے کوئی امتیاز نہ رکھتے۔ (۱۰) کھانا پہلے باہر کھاتے تھے۔ کوئی ۱/۴ حصہ روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھر کھاتے تھے محویت کا یہ عالم کہ بعض اوقات یہ یاد نہ رہتا کہ کھانا کھا چکا ہوں۔ یا ابھی کھانا ہے۔ (۱۱) خدمت دین میں ایسے مستعد کہ میں نے پاس بیٹھ کر دیکھا ساری ساری رات لکھنے میں گذار دیتے۔ اسمیں مبالغہ نہیں بلکہ امر واقعی ہے (۱۲) ایک دفعہ گرمی بہت تھی کسی نے عرض کیا حضور پنکھا لگوا لیں فرمایا

KHILAFAT LIBRARY

ٹھنڈی ہوا آئیگی تو نیند آجائیگی۔ دین کا کام رہجائیگا۔ (۱۳) سیدنا محمود کی عمر ۸ سال تھی جو مسیح موعود کے ساتھ نماز پڑھنے تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سجدے میں اتنے روئے۔ کہ مسیح موعود نے تعجب سے پوچھا۔ کہ محمود! آج تم اتنے کیوں روئے ؛

۳۰۔ دسمبر کو احباب مسجد اقصےٰ میں جمع ہوئے۔ اور مستورات بھی مسجد کے ایک حصہ میں برعایت پردہ شامل ہوئیں۔ بعض کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ حضور تشریف لائے پہلے قاسم علی خانصاحب نے اپنی دو نظمیں سنائیں۔ جو بہت ہی مرغوب خاطر تھیں۔ اس کے بعد حضور نے اس سوال کے جواب میں تقریر کی۔ کہ ایک ہی شخص کے چار نام کسطرح ہو سکتے ہیں۔ اور کیونکر وہ بہت سے نبیوں کا بروز ہوا۔ حضور کی تقریر ہمیشہ خاموشی سے سنی جاتی ہے۔ مگر اس تقریر میں کچھ ایسی بات تھی کہ سامعین باوجود ادب اور رعب کے بے اختیار سبحان اللہ باواز بلند پکار اُٹھتے تھے۔ اور بھائی پیغمبر سنگھ نے تو اپنے وجد میں عجیب کلمات کہے۔ حضور کی تقریر دلپذیر کا خلاصہ یہ ہے ؛

(۱) کان الناس امۃ واحدۃ الآیۃ۔ بنی نوع انسان میں ایک ہی مذہب تھا۔ اختلاف پھیلا۔ تو رسول مبعوث ہوا۔ پھر اور دو فرقے پیدا ہو گئے۔ اس طرح پر مذہب بڑھتے گئے۔ پھر جب مختلف مذاہب پیدا ہو گئے۔ تو مشیت ایزدی نے چاہا۔ کہ جیسے وہ پہلے ایک تھے پھر انہیں ایک کر دوں پس خاتم النبیین مبعوث ہوئے۔ انھوں نے اس مقصد کی بنیاد رکھی۔ اور اللہ نے چاہا۔ کہ آپکے ایک خادم کے ہاتھ پر یہ کام ہو کہ کل سعید روحیں ایک کلمہ پر جمع ہوں۔ اسکے لئے خدا نے ایک تدبیر فرمائی وہ یہ کہ جیسے جھگڑوں میں سب متخاصم فریق ایک شخص واحد کو پنچ مقرر کر لیتے ہیں۔ اسی طرح خدا نے ایک حکم کل مذاہب کے بانیوں کا قائمقام مقرر کر دیا۔ اور اسنے ان سب میں فیصلہ کیا۔ پس ایسے حکم کے لئے ضروری تھا کہ وہ ہر مذہب کے مسلّم نبی کا نام پائے۔ اور اسکا قائمقام بنکر آئے۔ پس آنیوالا نبی کرشن بھی ہے۔ بدھ بھی ہے مسیح بھی ہے محمد مہدی بھی ہے مگر پھر وہ ایک ہی حقیقت منتظرہ ہے۔ مولانا روم نے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ چار سوالی تھے۔ جو اپنی اپنی بولی میں انگور مانگتے تھے۔ حالانکہ وہ ایک ہی چیز تھی ؛

(۲) کسی شخص کے چار نام بڑی بات نہیں۔ رسول اللہ نے بخاری میں اپنے پانچ نام بتلائے۔ محمد۔ احمد۔ حاشر عاقب (ب) لوگ بچوں کے کئی نام رکھتے ہیں (ج) ہم کب کہتے ہیں وہی کرشن وہی بدھ وہی مسیح وہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہم تناسخ کے قائل نہیں۔ کہ ان سب کی روح ایک میں حلول کر گئی انکی خو بو پر آنا مراد ہے جب نشانات جو آنے والے کے لئے مقرر تھے پورے ہو چکے۔ اور تناسخ بھی صحیح نہیں اور پیشگوئیاں بھی ہر مذہب کے الفاظ میں درست ہیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ ان اوصاف کا ایک ہی شخص بہت سے نبیوں کا بروز ہو کر یعنی ان کی صفات کاملہ کا مظہر بنکر آنے والا تھا ؛

(۳) دیکھو رستم ایک بہادر تھا حاتم ایک سخی تھا۔ جالینوس ایک طبیب تھا۔ افلاطون ایک فلسفی تھا۔ مگر کیا ممکن نہیں اور ہمارا مشاہدہ نہیں۔ کہ ایک شخص ایک ہی وقت میں بہادر بھی ہے سخی بھی ہے طبیب بھی ہے فلسفی بھی ہے پس وہ رستم بھی ہے حاتم بھی ہے جالینوس بھی ہے۔ افلاطون بھی ہے چار شخصوں کا مظہر ہو کر پھر ایک ہی ہے ؛

تم تو چار شخصوں کا مظہر اتم ہونے سے حیران ہو ہمارے نبی کریم صلعم جامع جمیع کمالات انبیاء تھے۔ پس آپ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے بروز تھے اور اتنے ہی نام رکھتے تھے۔

(۵) یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کیوں سب مذہبوں نے کہدیا ایک پیغمبر آنے والا ہے الگ الگ نام کی کیا ضرورت تھی؟ یا یہ کیوں نہ کہا کہ مثیل ہونے سے دھوکہ لگ سکتا ہے۔ کیونکہ مثیل بڑھکر بھی ہوتا ہے۔ جیسے نبی کریم حضرت موسیٰ کے مثیل تھے اور اس سے بڑھکر۔ مثیل کم بھی ہوتا ہے۔ مثیل برابر بھی ہوتا ہے۔ پس بجائے مثیل کے اس نبی کا نام لے دیا۔ تا کامل مشابہت سمجھی جائے۔ اور یہ سوال خود ہی ہو جائے۔ کہ وہ نبی بھی ہوگا ایسا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی وجہ سے جو غلطی بعض مسلمانوں کو لگنے والی تھی اسکا ازالہ بھی فرما دیا۔ (۶) پھر اگر مثیل مسیح یا مثیل کرشن وغیرہ کہا جاتا تو اس کی صفات کے بیان میں دفتر کے دفتر لکھنے پڑتے۔ کیونکہ جب مشابہت تامہ نہ تھی۔ تو بعض صفات میں مظہر ہونا تھا اب ان صفات کا ذکر ضروری ہو گیا۔ پس آنیوالے کا وہی نام رکھدیا۔ تا نام لیتے ہی یہ ذہن میں آجائے کہ جو صفات کرشن یا مسیح یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اس میں موجود تھیں ؛

(۷) لوگ نمونہ کے طالب ہوتے ہیں۔ نمونہ کے بغیر جو کسی کی شخصیت کا نقشہ ذہن میں جمایا جاتا ہے۔ وہ اکثر غلط نکلتا ہے۔ اسلئے اگلے نبیوں کا نام اسکا نام رکھدیا جاتا ہے۔ اس قسم کی غلط فہمی نہ ہو اسکے بارے میں نہ کوئی مومن غلو کرے۔ نہ تفریط سے کام لے ؛ (۸) مختلف طبائع کے لوگ اسی کے ہاتھ پر جمع ہو سکتے ہیں جس کے ساتھ اُنس و محبت رکھتے ہوں۔ اب تمام مذاہب کو جمع کرنا مقصود تھا۔ تا لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی پوری ہو۔ اب ہر مذہب والے اپنے اپنے نبی خاص سے خاص محبت رکھتے ہیں پس خدا نے اعلان کرایا۔ کہ اے محمد کے شیدائیو آؤ محمد صلعم کے ہاتھ پر بیعت کرو اے مسیح کے شیدائیو! آؤ مسیح کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ اے کرشن کے شیدائیو! آؤ کرشن کے ہاتھ پر دین حق پر قائم ہو جاؤ۔ تو سب مسرت سے آگے بڑھیں گے۔ دیکھو ایک باپ کو خبر دی جائے۔ تجھے بیٹا دیا جائیگا پھر اُسے کہا جائے کہ تیرا فلاں مرا ہوا بیٹا تجھے پھر ملیگا۔ تو اُسے خوشی آخری فقرہ سے ہوگی۔ اسی طرح ایک نبی کے آنے سے اتنے خوش نہیں ہو سکتے تھے جتنے اپنے نبیوں کے آنے سے اس طرح پر وہ خوشی خوشی پیشگوئی شائع کرتے رہے ورنہ یہ بھی ممکن تھا۔ کہ پیشگوئیاں ہی محرف مبدل کر دیتے ؛

(۹) اس طرح پر تناسخ کا مسئلہ عملی طور سے باطل کر دیا اور سمجھایا۔ کہ دوبارہ آنے سے مراد صفات کاملہ کا مظہر اتم بن کر آنا ہوتی ہے۔ تناسخ مراد نہیں ؛

(۱۰) خدا اپنے نبیوں کی عزت قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی کسی دوسرے نام سے امت کی اصلاح کے لئے ہے تو اس میں گونہ ایک نقص ہے۔ خصوصاً سید الرسل کی امت کی اصلاح تو خود حضور ہی کو کرنی چاہیئے ؛

(۱۱) پھر آخری وجہ سن لو۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو میری اتباع کرتے۔ ایک منکر کے نزدیک یہ صرف زبانی دعویٰ ہو سکتا تھا۔ مگر خدا نے آپکے ایک غلام کو موسیٰ کی صفات کاملہ کا مظہر اتم بنا کر اور اُسے عیسیٰ بنا کر بھیجا تا رسول اللہ صلعم کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو۔ دیکھو ایک موسیٰ ہو کر اُس کا غلام ہے۔ عیسےٰ ہو کر اُس کا غلام ہے ؛

نئے سال ۱۹۱۶ء کا آغاز اور کرشمے

منقول از پیسہ اخبار (روزانہ)

KHILAFAT LIBRARY

زمانہ کو پلٹا کھاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ دیکھئے وہ خطہ جو آج سے صرف ڈیڑھ برس پہلے امن کا گہوارہ تھا۔ آج قتل و غارت کا اماجگاہ بنا ہوا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر انسان حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتا ہے۔ ..... وہ یورپ جس نے دوسرے ملکوں میں بہت سی جنگوں کو اپنے ایک اشارہ چشم سے بند یا صلح میں تبدیل کرا دیا۔ آہ آج وہ خود جنگ کے جہانسوز شعلوں میں اپنا مال و دولت اور اپنے نوجوانوں کو جھونک رہا ہے باوجود کروڑوں کی قربانی کے نہ تھمنے والی چکی اسی طرح چل رہی ہے۔ اور آئندہ نامعلوم کتنوں کو پیس ڈالیگی۔ اتنا بڑا کشت و خون۔ مصارف کا اتنا بارگراں جانوں کا اتنا نقصان۔ فوجوں اور لشکروں کا اتنا اجتماع عظیم آج سے پہلے کبھی اس زور و شور سے نہ سنا گیا تھا۔ کروڑوں بچے یتیم۔ لاکھوں عورتیں بیوہ۔ ہزاروں گھر تباہ۔ بے قیاس آدمی قتل ہو گئے۔ اور اربوں روپیہ پر پانی پھر گیا۔ مگر دیوتائے جنگ کی پیاس ابھی تک نہ بجھی۔

جنگ کی آگ صرف یورپ میں ہی نہیں بھڑکی۔ بلکہ اس کے شعلوں نے یورپ سے نکلکر تمام دنیا میں آگ لگا دی۔ اور دنیا والوں کو ایک عجیب مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ اور ہر ملک میں آفت مچا دی۔ دنیا کے تمام کاروبار بند ہیں۔ تجارت کی کساد بازاری اور گرانی کی گرم بازاری ہے۔ ایسے تباہی اور بربادی کے وقت میں سراپا منحوس ۱۹۱۵ء کی عمر خدا خدا کر کے تمام ہوئی اور اس کی عمر کے اخیر بن لمحے ۳۱ دسمبر کو رات کے ٹھیک ۱۲ بجے ختم ہو گئی۔ وہ اگرچہ گیا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گیا۔ مگر اپنے پیچھے ایسی ایسی المناک یادگاریں کہ جب خیال آجاتا ہے۔ تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار دل سے آہ نکلتی ہے۔ اور جب جب وہ یاد آئیں گی ہمیں خون کے آنسو رلوائیں گی۔

وہ تو گیا اور اب کبھی نہیں آئیگا۔ البتہ اس کی بجائے ۱۹۱۶ء ۳۱ دسمبر کو رات کے بارہ بجے اس رنج و غم سے معمور دنیا میں آموجود ہوا۔ یہ نیا سال ہم کو کیسے کیسے جانکاہ اور ہولناک یا خوش آئند نظارے دکھائیگا۔ اس سے تو خدا ہی خوب واقف ہے۔ مگر ہم تو یہی کہیں گے۔ کہ اس بیسویں صدی کا یہ سولھواں برس گذشتہ صدی کے سولھویں برس کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ۱۸۱۵ء میں واٹرلو کے میدان میں جس ہولناک نظارے کے بعد دنیا کو ۱۸۱۶ء میں امن و راحت نصیب ہوئی تھی۔ اسی طرح ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ اس ۱۹۱۶ء میں بھی موجودہ عالمگیر جنگ کا خاتمہ ہو کر تمام دنیا میں امن و راحت آرام و چین کا دور دورہ ہوگا۔ دلوں کو اطمینان نصیب ہوگا۔ اور عالم کو اس مصیبت عظیمہ سے نجات ملے گی۔ ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

گذشتہ صدیوں کے سولھویں برس بھی ایسے نہیں۔ جو آسانی سے بھلائے جا سکیں۔ اور اس موقعہ پر یاد نہ آئیں +

۱۶ سنہ عیسوی کے واقعات

۱۶ء ۔ سوراشٹر (گجرات) میں خاندان بھی کی ابتدا جس کی حکومت تقریباً ۳۰۰ سال تک رہی۔

۸۱۶ء ۔ (۱) سلیمان بن عبدالملک کی قسطنطنیہ پر چڑھائی مگر ناکامی (۲) عبدالعزیز بن موسیٰ گورنر اندلس کا انتقال۔

۸۱۶ء (۱-۲) راجہ بچھراج کی دہلی میں اور سلطان محمد خان کی ٹرکی میں تخت نشینی۔ (۳) یونس کے اغلبی خاندان کے فرمانروا عبداللہ کا انتقال اور زیادۃ اللہ کی تخت نشینی۔

۹۱۶ء ۔ خاندان علویہ (طبرستان) کے بادشاہ ناصر حسن کی وفات اور حسن بن قاسم کی تخت نشینی۔

سمت ۹۱۶ ۔ بکرمی مطابق ۸۵۹ء راجہ زکھپال کی دہلی میں تخت نشینی۔

۱۰۱۶ء ۔ (۱) محمود غزنوی نے ماوراء النہر کے شہروں سمرقند و بخارا پر حملہ کیا۔ اور ان کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ (۲) خاندان بنو امیہ (اندلس) کے آخری خلیفہ سلیمان پر علی بن حمود نامی ایک شخص نے حملہ کر کے شکست دی سلیمان مارا گیا۔ اور طبرستان کی سلطنت خاندان حمودیہ کے قبضے میں آگئی۔ علی بن حمود قرطبہ کا خلیفہ ہوا۔ مگر اسی سنہ میں مارا گیا۔ اور عبدالرحمٰن رابع نے تخت پر قبضہ پایا مگر عبدالرحمٰن رابع کو قاسم بن حمود نے قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس سے یحییٰ بن علی حمود نے تخت چھین لیا۔ لیکن قاسم نے نکال کر دوبارہ قبضہ پایا۔ قاسم کو عبدالرحمٰن خامس نے قتل کر کے سلطنت پر قبضہ پا لیا۔

۱۱۱۶ء ۔ (۱) یحییٰ بن تمیم والی افریقہ کا انتقال اور علی بن یحییٰ کی تخت نشینی (۲) خاندان حمدانیہ (صنعاء) کے بادشاہ معان کی وفات اور مسعود یوسف کی تخت نشینی۔

۱۲۱۶ء ۔ اس سال قبطی عیسائیوں نے بکثرت اسلام قبول کیا۔ (۲) زمان شاہ بادشاہ کابل کی وفات اور شجاع الملک کی تخت نشینی اور معزولی کے بعد محمود شاہ کی تخت نشینی۔ (۳) جان شاہ انگلستان کی وفات اور ہنری سوم کی تخت نشینی۔ (۴) پوپ (نوسینٹ) سوم کی وفات اور نوریس سوم کی تخت نشینی۔

۱۳۱۶ء ۔ (۱) قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی۔ یہ خلجی خاندان کے نہایت منحوس اور ظالم بادشاہوں میں سے ایک ہوا ہے۔ تخت پر بیٹھتے ہی اپنے ننھے سے چھوٹے بھائی کی جو ابھی معصوم بچہ تھا۔ آنکھیں نکلوا ڈالیں۔ آخر خود بھی اپنے چاہتے وزیر خسرو خان کے ہاتھ سے بری طرح قتل ہوا۔ (۲) لوئیس دہم شاہ فرانس کا انتقال اور جان اول کی تخت نشینی۔

۱۴۱۶ء ۔ (۱) وینس کی جمہوری ریاست کے جنگی بیڑے نے ترکی جہازات پر بندر گیلی پولی کے قریب حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ (۲) اوری ہشتم شاہ اٹلی کی تخت نشینی۔ (۳) بنی نصر (غرناطہ) کے تیرھویں خلیفہ یوسف سوم کے عہد میں عیسائیان اندلس نے متفق ہو کر فرڈیننڈ کے ماتحت سلطنت کے خلاف بغاوت اختیار کی۔ اور اشبیلیہ مسلمانوں سے چھین لیا۔ (۴) بربر کے خاندان مارینی کے بادشاہ ابو سعید کی وفات سعید کی تخت نشینی اور دوست اور یعقوب کی تخت نشینی۔

۱۵۱۶ء ۔ (۱) فرڈیننڈ شاہ ہسپانیہ کے انتقال اور شارل اول کی تخت نشینی (۲) ہجس منڈامال کا انتخاب بطور بادشاہ پولینڈ کے (۳-۴-۵) ملکہ میری۔ ہنری اول۔ شاہ انگلستان مشہور انگریز شاعر نامس ہاورڈ کی پیدائش (۶) شیلح بابر بیسہ کی ہند سے واپسی پندرہ سالہ سیاحت ہند کے بعد (۷) راجہ بیجانگر ونکٹا کی وفات۔ اور رنگا کی تخت نشینی (۸) خاندان ملوک مصر کا بادشاہ ابو نصر حلب کے قریب سلطان سلیم اول سے [illegible] گیا اور اشرف طومان بھائی مصر کا والی ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

۱۶۰۰ء ۔ (۱) شہزادہ سلیم نے اپنے باپ شہنشاہ اکبر کی ۴۵ سال کی دراز سلطنت سے تنگ آکر تخت پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اکبر دکن میں تھا۔ کہ سلیم نے اودھ اور بہار پر قبضہ کرکے اپنے شہنشاہ ہونے کا اعلان کردیا۔ باپ کو خبر ہوئی۔ تو اس نے بیٹے کو ایک نصیحت آمیز خط لکھا۔ مگر یہاں کون مانتا تھا۔ آخر اکبر ایک جرار لشکر لیکر خود آن موجود ہوا۔ اکبر کی آمد کی خبر سنکر سلیم کے سب روزگار اس کو چھوڑ کر چلتے ہوئے۔ یہ دیکھ کر سلیم کو معلوم ہوگیا۔ کہ ابھی اس کے لئے فرمانروائی کا وقت نہیں آیا۔ ناچار اپنی خطا کا اقرار کیا۔ اور باپ سے معافی کا طلبگار ہوا۔ اکبر نے اس کی خطا معاف کر بنگالہ اور اڑیسہ کی گورنری دیدی۔ (۲) لنڈن کے کئی سوتاجروں نے منصوبہ کیا۔ کہ ہند کے ساتھ تجارت کیجائے۔ اس غرض سے انھوں نے ایک جماعت بنام ایسٹ انڈیا کمپنی بنا کر ملکہ الزبتھ کے عہد میں ہندوستان کو جہاز روانہ کردیئے۔ اور سلطنت مغلیہ کی سب سے بڑی بندرگاہ سورت میں سب سے پہلی تجارتی کوٹھی بنا کر اپنی تجارت کو فروغ دینا شروع کیا (۳) باشندگان ہالینڈ نے اپنے جہاز ہندوستان میں بغرض تجارت بھیجے۔ (۴) پرتگیزوں کی تجارت کو ہندوستان میں زوال آگیا۔ (۵) انگلستان میں سب سے پہلے جولس ہارے نے چھتری کا استعمال کیا جب ایک دن بارش ہونے کے وقت اس نے چھتری کا استعمال کیا۔ تو لوگوں نے اس کا ایک تماشا بنایا۔ اور بیحد مذاق اڑایا۔ اس کے بعد عرصہ دراز تک چھتری کا لگانا ایک زنانہ پن اور ہنسی کی بات سمجھی جاتی رہی۔ (۶) شہنشاہ اکبر نے خاندیس پر حملہ کرکے اس کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ (۷) راجہ سانگا کچھواہا نے شہر سانگانیر بسایا (۸) ڈچوں اور انگریزوں کو پہلے پہلے جاپان کا راستہ معلوم ہوا۔ ان کا جو جہاز سب سے پہلے بندرگاہ جاپان پر وارد ہوا وہ ڈچوں کا جہاز "ڈی لنغڈی" نامی تھا۔ جو اپریل ۱۶۰۰ء میں بندرگاہ "بنگو" پر پہنچا۔ اس کا ناخدا ایک انگریز مسمی بہ "ایڈمس" تھا۔ (۹) چارلس اول شاہ انگلستان کی پیدائش۔

۱۶۱۲ء ۔ (۱) ولیم شیکسپیر کا انتقال۔ (۲) انگریزوں کی تجارتی کوٹھیاں کالی کٹ اور مچھلی میں قائم ہوئیں۔ (۳) ہندوستان کے نامی سیاح کوٹو کا انتقال۔ اس نے اپنی عمر کا بڑا حصہ سیاحت ہند میں گذارا۔ چنانچہ یہ ۱۵۵۶ء میں ہند میں آیا تھا۔ (۴) ترکوں اور آسٹریوں میں ایک عرصہ کی جنگ کے بعد صلح ہوگئی۔ سلطان روم نے شاہ آسٹریا سے خراج لینا موقوف کیا۔ اور آسٹریا کے بادشاہ روڈلف دوم کو بادشاہ کا خطاب دیا۔ یہ سب سے پہلا موقعہ ہے۔ کہ ترکی سلطنت نے کسی کو بادشاہ کا خطاب دیا ہو۔ کیونکہ اب تک ترکی سلطنت اپنے سوا کسی کو بادشاہ ہی نہ گنتے تھے۔ (۵) ٹرنسلونیا آزاد ہوا۔ اور کئی مقامات ترکی قبضے سے نکل کر آسٹریا کے قبضے میں چلے گئے۔ (۶) عباس صفوی شاہ ایران نے ترکی کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور تبریز۔ اریوان قارص اور آذربائیجان پر قبضہ کرکے باقیماندہ صوبوں میں بدنظمی پھیلا دی۔ یہ بدنظمی بڑھتے بڑھتے دریائے باسفرس تک پہنچ گئی۔ آخر ترکوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ اور فوجی افسروں نے آپس کی نااتفاقیوں اور حاسدانہ کارروائیوں سے باز آکر ایک متفقہ حملہ کیا۔ اور جب برابر مارتے مرتے سرحد ایران پر پہنچ گئے۔ تو عباس صفوی نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ترکوں نے اسے منظور کرلیا۔ اور باہم بیس برس کے لئے صلح ہوگئی۔

۱۷۱۶ء (۱) ایسٹ انڈیا کمپنی نے فرخ سیر بادشاہ دہلی کے پاس بدیں غرض وکیل بھیجے۔ کہ آپ ہم کو ہندوستان کے حاکموں کی ظلم و زیادتی سے بچائیں۔ (۲) اہل آسٹریا نے وینس والوں کی حمایت میں ترکوں پر حملہ کرلیا۔ اور ان سے پیٹروارڈن چھین لیا۔ (۳) خاندان رشیدیہ (صنعا) کے بادشاہ ناصر محمود کی وفات۔ اور متوکل کی تخت نشینی۔ (۴) انگلستان کے مشہور انجینئر جیمس برنڈلی کی پیدائش۔ (۵) نفاذ قانون ہفت سالہ بعہد جارج اول۔ (۶) شاہ عالم بہادر شاہ اول شاہ دہلی نے حکم شائع کیا۔ کہ آج سے کل ہندو ڈاڑھی منڈوایا کریں۔ تاکہ ہندو مسلمان میں تمیز ہو۔ (۷) مسلمانوں اور سکھوں کے گورو بندا کا واقعہ (تاریخ اسلام مصنفہ ذاکر حسین صفحہ ۳۷۵)

۱۷۱۸ء ۔ (۱) ڈیوک آف کینٹ شہزادی وکٹوریہ میری لوئیٹ کا نکاح ہوا۔ یہ حضور ملکہ معظمہ کے والدین تھے۔ (۲) ریاست کچھ کے راجہ سنگھارجی نے انگریزوں کی اطاعت قبول کی۔ (۳) نواب وزیر محمد خان والئے بھوپال کی وفات اور نواب نذر محمد کی تخت نشینی۔ (۴) انگریزوں اور والئے نیپال کی لڑائی جس میں راجہ نیپال نے کماؤں ترائی گڑھوال کے اضلاع انگریزوں کو دیکر صلح کرلی۔ (۵) بریلی میں محمد عوض نامی ایک شخص کی سرگرمی سے فساد۔ (۶) پونا کی فتح۔ (۷) اگست ۱۸۱۸ء میں انگریزی بحری فوج نے بسرداری امیرکس موتہ (الجزیرہ) پر حملہ کیا۔ یہیں ڈاکو اور بحری قزاق رہتے تھے۔ اور وہ عیسائیوں کو پکڑ پکڑ کر غلام بنایا کرتے تھے۔ الغرض انگریزی فوج نے اتنے بم کے گولے مارے کہ چھ گھنٹے کے عرصہ میں ان کے علم سرنگوں ہوگئے۔ اور ان کے حاکم شیخ الجزیرہ نے اقرار کیا۔ کہ ہم عیسائی غلاموں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اب کبھی نہ پکڑیں گے۔

اب ۱۹۱۶ء شروع ہے۔ ہماری خداوند کریم سے دلی دعا ہے کہ یہ سال امن خوشی لانے والا ہو۔ اور یا تو باہم صلح ہوکر اس ہیبت ناک اور دنیا کی عظیم ترین جنگ کا خاتمہ ہو۔ اور دنیا کو پھر امن و چین کی زندگی نصیب ہو۔ اور نہیں تو دیوتائے جنگ کا سر پرغرور ایسا کچلا جائے۔ کہ پھر اس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوجائے۔ اور پھر کبھی اس میں خدا کی زمین پر اس کے بندوں کا یوں خون بیدریغ بہانے کی طاقت نہ رہے۔ آمین۔

بسنہ ۱۹۱۶ ہجری کے حالات

۱۶ھ ۔ (۱) بعہد حضرت عمر شط العرب کے کنارے بصرہ آباد کیا گیا۔ تاکہ ہند اور فارس کا راستہ اہل عرب کے قبضے میں رہے۔ (۲) کوفہ آباد کیا گیا۔ (۳) اہواز واقع (ایران) پر مسلمانوں نے حملہ کیا۔ یہاں کے رئیس نے ایک مختصر سی رقم دیکر صلح کرلی۔ (۴) حضرت عمر بیت المقدس کو روانہ ہوئے اور بیت المقدس کو فتح کیا۔ (۵) تکریت فتح ہوا۔ شہر کا محاصرہ ایک مہینہ رہا جس میں ۲۴ دفعہ حملہ کیا گیا۔ آخری اہل شہر نے مغلوب ہوکر اطاعت قبول کرلی۔ (۶) الجزیرہ فتح ہوا۔ (۷) مسلمانوں کو معرکہ جلولاء میں عظیم الشان فتح نصیب ہوئی جلولاء سواد بغداد میں ایک شہر ہے۔ بغداد سے خراسان جاتے ہوئے راہ میں پڑتا ہے۔ یہ معرکہ فتوحات عراق کا خاتمہ تھا۔ ساتن کی فتح کے بعد ایرانیوں نے جلولاء میں جنگ کی تیاریاں شروع کیں۔ اور ایک بڑی فوج جمع کرلی۔ شہر کے گرد خندق

KHILAFAT LIBRARY

طیار کرائی۔ اور راستوں اور گذرگاہوں پر گوکھرو بچھوا دیئے۔ ادھر مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جو مہینوں رہا۔ ایرانی وقتاً فوقتاً قلعہ سے نکلکر حملہ آور ہوتے تھے۔ اسی طرح اسّی معرکے ہوئے۔ لیکن ایرانیوں نے ہمیشہ شکست کھائی۔ چونکہ شہر میں ہر طرح کا ذخیرہ تھا۔ اور لاکھوں کی جمعیت تھی۔ بیدل نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن بڑے زور و شور سے نکلے۔ مسلمانوں نے بھی جم کر مقابلہ کیا۔ اتفاقاً اس زور سے آندھی چلی۔ کہ زمین آسمان سب کچھ چھپ گیا۔ اور تمام دنیا میں اندھیرا چھا گیا۔ ایرانی مجبور ہو کر پیچھے ہٹے۔ لیکن گرد و غبار کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ ہزاروں آدمی خندق میں گر کر مر گئے ایرانیوں نے یہ دیکھ کر جابجا سے خندق کو پاٹ کر رستہ بنا لیا مسلمانوں کو خبر ہوئی۔ تو انہوں نے زور شور کا حملہ کر دیا۔ ادھر ایرانیوں نے بھی اپنی فوج کو طیار کر کے قلعہ کے دروازہ پر جما دیا تھا۔ گھمسان کی لڑائی کے بعد ایرانیوں میں بھاگڑ پڑ گئی۔ مگر جسطرف جاتے تھے۔ اپنے بچھائے ہوئے گوکھروں سے لہولہان ہوتے تھے۔ مسلمانوں نے بیدریغ قتل کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔ اور تین کروڑ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آئی ؛

۱۱۶ھ ۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ شیعہ کے ساتویں امام کی وفات۔

۲۱۶ھ ۔ مامون الرشید عباسی کا حملہ قیصر روم پر جس میں قیصر کو شکست فاش نصیب اور مسلمانوں کے ہاتھ بیشمار مال غنیمت آیا تھا۔

۳۱۶ھ ۔ مرداویج بن زیاد بانی خاندان زیادیہ کا حملہ الجزیرہ پر اور اس کو قابو میں لانا۔ (۲) فرمانروا خاندان علویہ کا رے میں خاتمہ (۳) دیلمیوں نے خلیفہ بغداد سے باغی ہو کر دیلم اور رے پر قبضہ کر لینا۔ قرامطہ نے زور پکڑا۔ بہت سے شہر فتح کر لئے۔ مسلمانوں کو تباہ کر دیا۔ خلیفہ کے لشکر کو شکست دی۔ حج بند ہو گیا۔ ابوطاہر قرمطی نے مسجد الحرام میں سخت کشت و خون کیا۔ لاشوں کو چاہ زمزم میں پھینکدیا۔ حجر اسود کو اکھاڑ کر لے گیا۔ (بیس برس تک حجر اسود قرمطیوں کے قبضے میں رہا۔ خلیفہ مطیع کے عہد میں واپس آیا) بغداد تک قرامطہ کا زور پہنچا۔ (۴) سامانیوں نے خاندان علویہ (طبرستان) پر حملہ کر کے اُن سے طبرستان کا ملک چھین لیا۔ ابن سراج ایک بہت بڑے عالم علم نحو (عربی) کا انتقال۔

۴۱۶ھ ۔ (۱) مطابق ۲۷ دسمبر ۱۰۲۵ء سلطان محمود غزنوی نے سومنات فتح کیا۔ (۲) ملوک بویہ (عراق) کے بادشاہ مشرف الدولہ کا انتقال اور جلال الدولہ کی تخت نشینی (۳) خاندان حمودیہ ملاگام کا پانچواں بادشاہ یحییٰ دوبارہ تخت نشین ہوا۔

۵۱۶ھ ۔ مار الدین اگلے ارتوک فرمانروا انجم الدین الغازی کا انتقال اور حسام الدین تیمورتاش کی تخت نشینی۔ (۲) فرارلغوی ایک نامی گرامی محدث کا انتقال۔

۶۱۶ھ ۔ (۱) مجد الدین ایک بڑے فاضل کا بغداد میں انتقال۔ (۲) اتابکان موصل کے تاجدار نور الدین ارسلان شاہ ثانی کی وفات اور ناصر الدین محمود کی تخت نشینی۔ (۳) اتابکان سنجار کے بادشاہ معز زالدین محمود کا انتقال اور عماد الدین کی تخت نشینی۔ (۴) خاندان سلاجقہ (ایشیائے کوچک) کے بادشاہ اعز الدین کی وفات اور علاؤ الدین کی تخت نشینی۔

۷۱۶ھ ۔ (۱) خاندان خلجی کے بادشاہ علاؤ الدین کو اُس کے غلام اور جرنیل ملک کافور نے زہر دیکر مار ڈالا۔ تخت پر قبضہ کرنا چاہا۔ مگر قتل کر ڈالا گیا۔ (۲) اسجا تیو خان محمد خدا بندہ ایلخانہ مغل کے آٹھویں فعل کے آٹھویں بادشاہ کی وفات اور ابوسعید بہادر شاہ کی تخت نشینی۔

۸۱۶ھ ۔ (۱) امیر تیمور کی اولاد نے خاندان قرا قوینلو کے بادشاہ قرا یوسف سے آذربائیجان شروان گرجستان اور نیز کے صوبے چھین لئے۔ (۲) سلطان بایزید یلدرم سلطان ترکی کا انتقال تیمور کی قید میں۔ (۳) سلیمان خان سلطان ترکی قتل کیا گیا۔ (۴) سلطان محمد خان اول کی تخت نشینی۔ (۵) سلطان بایزید کے بیٹوں محمد اور موسیٰ میں باہم سخت لڑائی جسمیں محمد نے شاہ سرویا سے مدد لیکر قبرلی (واقعہ سرحد سرویا جنوبی) کے مقام پر موسیٰ کو سخت شکست دی۔ اور موسیٰ اس لڑائی میں مارا گیا۔ (۶) سید شریف عربی صرف و نحو کے ایک اعلیٰ ماہر باشندہ جرجان کا انتقال۔ (۷) خاندان لودھی ایک شخص نے خاندان تغلق کے آخری بادشاہ محمود شاہ کو شکست دیکر دہلی پر قبضہ کر لیا۔ (۸) سلطنت بہمنی (دکن) کے بادشاہ شمس الدین محمود ثانی کی وفات۔

۹۱۶ھ ۔ (۱) بنی خفص سے اہل سپین نے ٹرپولی چھین لی۔ (۲) خاندیس کے بادشاہ داؤد خان کی وفات۔ اور عادل خان کی تخت نشینی۔ (۳) یوسف عادل شاہ عالی بیجاپور کا انتقال۔ اور اسمٰعیل عادل شاہ کی تخت نشینی۔ (۴) خاندان خلجی کے بادشاہ ناصر الدین کی وفات اور شہاب الدین محمود ثانی کی تخت نشینی۔ (۵) خاندان شیبانیہ (ماوراء النہر) کے بادشاہ محمد شیبانی کی وفات۔ اور کوچ کنجی کی تخت نشینی۔

۱۰۱۶ھ ۔ (۱) احمد نگر کے نظام شاہیہ خاندان کے بادشاہ مرتضےٰ نظام شاہ ثانی کی وفات اور برہان نظام شاہ کی تخت نشینی۔ (۲) بربر کے خاندان حسینی شرفا کے بادشاہ زیدان بن احمد اول کی تخت نشینی۔

۱۱۱۶ھ ۔ (۱) جعفر خان مخاطب بہ مرشد قلی خان (آباد کنندہ مرشد آباد) گورنر بنگالہ مقرر ہوا۔ (۲) شاہ ابوالمعالی اور صدر الدین علی ایک شیعہ عالم کا انتقال۔

۱۲۱۶ھ ۔ (۱) سلطنت ٹرکی سے سرویا باغی ہو گیا اور سرویا والوں نے ترکوں کو اپنی حد سے ذلت اور بے حرمتی کے ساتھ خارج کر کے جمہوری حکومت قایم کر لی۔ (۲) ابوعلی بن محمد بن اسمٰعیل عائذی ایک شیعی عالم باشندہ نجف اشرف کا انتقال۔

۱۳۱۶ھ ۔ آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بانی مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی وفات حسرت آیات ؛

سندھ کی مذہبی دنیا :۔ سندھ سے ایک دوست لکھتے ہیں:۔ "ہندوؤں نے باوا نانک صاحب کو ہندو ثابت کرنے کے لئے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں۔ اہل سندھ آپ کے جواب کے سخت منتظر ہیں" ؛

"نور" :۔ خدا کے فضل سے جواب بالکل تیار ہے۔ مگر نہ تو میرے جیسے غریب آدمی کے پاس پانچ چھ صد روپیہ چھپوانے کے لئے ہے اور نہ کوئی اور انجمن ہاتھ ڈالتی ہے اب کتاب چھپے تو کیسے۔ نہ روئے سخن نہ پائے سخن۔

اصلی ممیرا و ممیریکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیریکا سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ پڑوال سیل سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ عمدہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ عہ ترکیب استعمال۔ ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ اس کے لئے مفید ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع جوع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم متفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سیلان منی و یبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عہ دوم ۸ فی تولہ

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم

ہر قسم کی لنگیاں شہدی۔ پشاوری اور بادامی سیاہ۔ سفید ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری۔ صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ہر وقت مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلاء ہم آزمائشاً ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عہ ر

طلائے طلسمی یہ کمزوری دور کرنے کیلئے بینظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ر

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دھند جالا۔ پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا۔ دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ

بلب گڈھ (ضلع دہلی)

قوت کی گولیاں

۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسٹکنیا ڈائیٹا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں اسلئے مغز ریڑھ رگ اور دماغ کو طاقت دینے کا خاص دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت عام کمزوری ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جان آتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

دیکھئے جناب ایڈیٹر صاحب مخبر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں ہم نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے ۳۰ گولیاں منگائیں اس کے تیر بہدف افراد فوائد پر نظر کرتے ہیں۔ تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے تیس روپیہ رکھنی چاہئے تھی۔

کلوروڈائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک دو خوراک سے جاتا ہے اسہال آدمی کے دست پیچش کیلئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ر محصول ۵ر

جلاب کی گولیاں

کاروباری آدمی کے لئے بغیر تکلیف دست خلاصہ لانے کی اکسیر گولیاں ہیں رات سوتے وقت دو گولیاں کھا لیجئے۔ دوسرے دن خلاصہ دست ہو جائیگا پیٹ میں گرمی اور مروڑ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اور کھانے پینے کی کوئی احتیاط کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں اسلئے ہر ایک وزن میں برابر اور چمکدار ہیں۔ اور کھاتے وقت کوئی تکلیف اور بدذائقہ نہیں معلوم دیتی سفر کیلئے نہایت فائدہ کی چیز ہے۔ فی ڈبیہ ۵ر محصول ۲ تک ۵ر۔ دو ڈبیہ ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ اسٹریٹ کلکتہ

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے ہیں اور ہنڈل پھیرتے جاؤ ایک گھنٹے کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بنجاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف عہ علاوہ محصول رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر پختہ

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے۔

نوٹ:۔ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں

مستری فضل کریم احمدی نزد مہمان خانہ قادیان دارالامان

بکس عزیزی

قیمت بکس عزیزی (۳ روپے)

قیمت بکس عزیزی (۳ روپے)

Secretary for MISSIONARY WO
TO
HIS HOLINESS THE KHALIFATUL MASIH,
QADIAN, Punjab.

KHILAFAT LIBRARY

دافع برائے امراض کھانسی رطب و یابس زکام و نزلہ ہر قسم و ضیق النفس پیسی و بلغمی وغیرہ

(۱) **سفوف سعال یابس** - یہ خشک کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔ اور بلغمی کھانسی میں بھی ہمراہ مناسب بدرقہ مفید ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۴ر

(۲) **حب سعال یابس** - یہ خشک کھانسی دافع جریان منی کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴ر

(۳) **حب سعال رطب** - یہ بلغمی کھانسی اسہال معدہ کیلئے۔ تپ پرسوت اور بلغمی تپوں میں بعد از تنقیہ نہایت ہی مفید پائی گئی ہیں۔ اور ترک افیون کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴ر

(۴) **حب سعال** - یہ گولی ہر ایک قسم کی کھانسی کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۶ر

(۵) **سعوط** - یہ نسوار (ہلاس) کیڑوں کے نکلنے سے اگر ناک بند ہو۔ بند زکام بند نزلہ۔ درد شقیقہ۔ درد عصابہ (بھوؤں کا درد) کو یہ نسوار بہت ہی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر

(۶) **تریاق نزلہ** - یہ پرانے بہنے والے نوازل دکھانسی۔ ریزش ×××× ×× وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ قیمت عہ ر

(۷) **دوائی ہینگ** - یہ شہیقہ یعنی کاتی کھانسی ام الصبیان یعنی بچوں کی امراض صدر۔ امراض ریہ۔ امراض اعصاب اور بچوں کے اسہال کے رفع کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر

(۸) **سفوف ضیق النفس پیسی** - یہ سفوف ضیق النفس پیسی میں بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۶ر

(۹) **سفوف ضیق النفس** - یہ بلغمی ضیق النفس یعنے دمہ کیلئے نہایت ہی مفید اور مجرب ہے۔ فی شیشی ۸ر خوراک ۲ چاول

(۱۰) **بخور ضیق النفس** - ہر قسم کے ضیق النفس کیلئے یہ بخور (یعنی دھواں ناک اور منہ کے ذریعے لینا) فوری علاج میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

(۱۱) **حب مسکین نواز** - یہ گولیاں بے ضرر برائے دافع قبض۔ دافع تپ دافع درد گردہ۔ دافع امراض مخصوصہ نسوان غرضیکہ ساٹھ مختلف امراض کیلئے مفید ہیں۔ ہر ایک گھر میں اور ہر موسم میں ان گولیوں کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ)

(نوٹ) ان ہر ایک مذکورہ بالا ادویات کے ترکیب استعمال کا پرچہ جداگانہ ہمراہ دوائی ارسال ہوتا ہے۔ ہر ایک دوائی کا نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہو سکتا ہے۔

تمام درخواستیں مینیجر بدر کے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار عبدالعزیز حکیم حاذق سند یافتہ دارالامان قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

یہ قدرت کا عطیہ

سینکڑوں بلکہ ہزاروں بندگان خدا دن رات خداوند کریم سے اپنی یا اپنے عزیز و اقارب یا یار دوستوں کی صحت یابی کے لئے دعا مانگتے رہتے ہیں اور ایسی دوائی کی تلاش میں ہیں جسکی موجودگی میں ہر چھوٹے بڑے موقع پر معالج کی تلاش نہ رہے شکر ہے کہ خداوند کریم نے ہر مرض کی دوا قدرت کے ہاتھ انسان تک پہنچا دی ہے اور

وہ دوا جو ہر مرض کے علاج میں اکسیر ثابت ہوئی ہے صرف

امرت دھارا ہی ہے

یہ دوا سرکار سے رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اور اس کا نسخہ سوائے کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اگر اس زود اثر دوائی کا استعمال کرنا چاہیں تو آج ہی خط لکھکر ایک شیشی منگواؤ اور ہمارے دعوے کا امتحان کر لو۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نمونہ کی شیشی آٹھ آنے (۸/) مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت مفت منگواؤ۔

ملنے کا پتہ } امرت دھارا ۵۲ برانچ لاہور